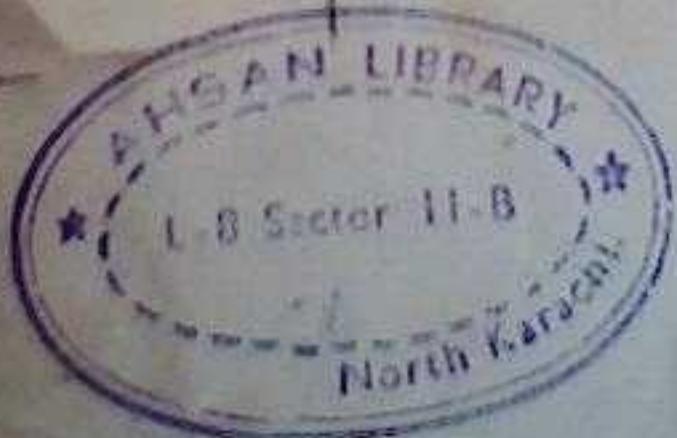


عِلَّانِ سِيِّدِ زَيْنِ بَنْ

رِيدِ دَادِ ط

مُخْتَلِّ نَاوِل

منظور کا جو جم ایں لے



وسف مزادنی کی کتب

D.B. Sector 11-B,
North Karachi

ELEGAN LIBRARY

عمران نا شستے کے بعد اٹھیاں بھر سے انداز میں انجبار بیٹی میں۔
مشروف تھا کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیڈیوں کی گذشتی اسی بخوبی
نے باقاعدہ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”علی عمران پاؤ اواز خود بول رہا ہوں۔“ — عمران نے لیے جو
اعطا تھے، ہوئے بڑے خوشگوار پہنچے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں عمران یہ میٹے۔ تمہارے قریبی سر تمنی نے
استغفار سے دیا ہے۔ اور وہ اُسے واپس نہیں لے سکے۔“
دوسری طرف سے سر سلطان کی تشویش آمیز آواز سنائی دی۔

”استغفار سے دیا۔ کیوں۔۔۔۔۔“ — عمران نے انتہائی صبرت
بھرتے ہجئے ہیں کہا۔ اس کے لئے واقعی یہ خبر اتنی اپنائی تھی کہ
لے سب قادت مذاق کرنا بھی بھول گیا تھا۔

”سمنگنگ کے کبھی ہٹے ریکٹ کام سکتے تھے۔ اس ریکٹ نے پرے

کی جو فریدت تھے میں کہ کہ سے کہیں۔ اس کو جو کہ دین
کو وہ اشیعہ دیس سے تھے اور تمہیر سے بیوی صاحب دہ ماری
تھے سے امر تھے میں تھات رفیق پاکی یعنی داد کو کمی یہ تو بودھ تھے تھے
پس لڑاتے تھے بتیا سات روہ میں تھے ایسا سے اسے اسے
تھے اور اس کی دلیل اس سے تھے اسے اشیعہ دلدار تھا جس
سے اگر کوئی بڑی نیکی کو احمد نہ تھکت تو یہود اُن کا اشیعہ تھوڑی
کوئی تھے کہ اس سے یہی تھے جسیں ان پاکیات میں کسی ہرن
لڑاتے میں کے ایک اشیعہ دہاں یہی تھے یہ لڑاکہ رہا۔ — رمضان
سے بادشاہی مغلیں رہتے ہوئے گئے تھے۔

کال تھے — اسی عرب بادپن وہ بیوی کی حضرت کے خلاف
تھے — لذماں الہ کی تحریک کیلیں رامیں رہتے ہوئی — ترانے سے
بیکھرے تھے میں کہاں دیتے ہوئے تھے۔

پہنچتا پڑا، اللہ اگر تو سے تو اسی پیش کی کفر نہ رکھ کے سستے ہیں
اگر ان کی حد تھی کوہ دیر کاظمیہ کی سیدت سروہی کے درجہ میں
کیں جیں؟ میں اس سے میک اسے پڑھ دیتے تو نہ کسے والے
کل لیکن سونا کیسے اپنے سردار ایشیل بیس ہفتھیں بو
لیکن بیکھرے میاد کے علاوہ بے — سوندھنے کے بعد
کیک سے تھے ایک جسیں احمد نہ تھکت سے بھروسی کر کے ہات
نے میا اور سلطان نے المہمان نے

۔ سے بیداری کے اپنے دراثت ہوتے ہیں جذب۔ یہ عالم خیل
مصدقہ ہے۔ اس سے آپ کی طرف سے اسے پہنچنے والوں
فائدہ اٹھ سے۔ — قرآن سے یاد رکھتے ہوئے کہا
گاؤں یہ تبرہ اس علیحدت۔ خداوند جہاں صاحب سے شہی
لیں ہو۔ وہ یہ ستر کام کر سوتے چک رکھے۔ ادا کرنے سے یہ تعلی
خیر لکھنے والیں تباہ ساختہ ہے مار سے تسلی کا بہیں ہیں ہاں
ہوں گا ناسخ۔ — سوچوں میں سے اس پار انہیں خصیصے
ہیں کہا اور اس سے ساختہ ہی۔ اس کی طرف سے رسیدودہ خود یا اپنے

قرآن سے مکاٹے ہوئے رسیدودہ کہا۔ وہ کچھ گیا فاکس سر تھا
کے استھنے دیتے کی خیر داشتہ دہانی باری سے۔ یہ عالم اب
سوچوں میں سے خود کر ہات کرنے کے سوا پاہنہ نہ تھا۔ اس
سے وہ اپنا اندھریستگ، وصال طرف رہنے لگا۔ حکومتی دیوبند
اکی کارخانہ رفتاری سے سوچوں باض کے دفتر کی طرف رہنے لگا
تھی تھی۔ سوچوں میں پستے و نظریں ہی تھیں۔
ہم تک دل رہتے ہیں۔ — سوچوں میں کے یقینے تھے کہ

— قرآن سے پردہ شاکر دھر میں داخل ہو گئے، قیامت پیغ
میں کہا۔

”اوہ قرآن تم۔ یہ کیا کہ میں ہو۔ — سوچوں میں نے
لیے ہوئے ہیں کہ اس کا اندھا قرآن اس کی شکل اور دماغی درستی کو
یا کہ سوچوں میں اور دہنی خود پر یقیناً اپنا ہجرت سے
مکمل نہ ہے؟ یہوں کو خدا تھا کہ قیامت سے خود فتح آئے۔ کہا ہے

۔ کر دوسری دن سے بیدار دکھا دی۔ ڈلان سے بھی رسیدودہ کو فوج
سے بیرونی کی مدد ہوتی تھی۔ اس سے جنگ اعلیٰ میں یاد ہے کہ ملا کو
سوچوں میں نے اسی مدد سے کوئی رکتے ہے۔ ماری کارروائی سوچوں میں
کوں جو کھلا میں ہیں۔ کوئی رکتے ہے۔ ماری کارروائی سوچوں میں
کے داری سے یہ بوقتی۔ ورنہ ان یہ بیچوں میں سے بات کوئی
کوئی نہیں۔ اس سے اسی سے جو یہ بیچوں سے بات کوئی
ویسے پا اور یہ بیچوں کا کسر تھا فوج
کے شہزادے کا کردیت۔

یہ نہیں اس سے جو یہ بیچوں میں بول دیا ہوں۔ —
ریاستی دارمی دھر سے سوچوں میں کی رُنگب دراوازہ
ستی دن۔

پڑب، پونت۔ نہ سے داری ختم ہے اس سب نے مستحق
دے دیے۔ اس اب تک اونچی دست کر دا ریکنہ بیتل بیتل
جنمیت۔ — قرآن سے جو بھل کر دت کرتے ہوئے کہیں۔
تپ کن دل رہتے ہیں۔ — سوچوں میں کے یقینے تھے کہ

— میں نے جسد کی صرف ملکہ رہ جوں ہمیں داداںی۔ میں اپنالے
جس احمدات میں اپنے اندھے ہی میں لکھاںی بدست اور سارے
نہ تپ کا لادی۔ — قرآن سے مکاٹے ہوئے کہیں۔
تپ کا کیسے نہ تھا ہے۔ — سوچوں میں کے یقینے تھے کہ
اگر جو دعویٰ ہے کہ قیامت سے خود فتح آئے، ہجرت سے قیامت

رہت کے سامنے بیس رہنی دئی۔ سے کہا تو اُنہوں نے اتنے
سے دلی، دلی، دلی۔ اس میں صحن لرد، جسے کا ادھ ان کی بیکی شایخ کو ایک زندگی
لا کر رہا ہے کہ، عورت صدمتے جو رہنے کو زندگی پڑتی کو ایک زندگی
شیخ رہنی یا ان تربیل دیتے دیجو تو جو رہتے ہیں اور جو اُنہوں نے اتنے
رے دلی، ادھ اب دلی پیدھے کو تپیں ان کی جتو قدر بخوبی پڑتی
پڑا ہے، وہ سب ساری ساری تاریخی ہوئی۔ سے ان ساریوں
سے مانند کریں یعنی۔ — تمہارے کری یہ یعنی کہ جسے بھل
مکنت میں جائیں کہ
سرداری کو دھلی دئی گئی۔ — یہی کہ میں ہو ہو۔ — خواہ تو کہ
بیوی کو کروتی ہے۔ بیوی میں بہت دا بہتی ہیں۔ ساریوں میں
میں کوئی دھنیں نہیں، ووئی سے لہاب کرنے۔ — یہاں نے
چھسے بیٹے کیا۔
بیوی بیوی کوئی نہیں دیکھتا۔ — اُن نے اُن
بیٹے بیٹے کیا۔

لے رہا تھا اسیں مدد کر جائے گا۔
۱۶۔ سرجن نے فحصے عدالت پاسے کوئی اصل بات کجی
کو تپس نہیں کیا۔ اس سے میں خوب رہا گی جوں۔ یہ سہ ناخیم
بندھاتے ہیں اور اٹا تمہیں بچے ہی دھنکیاں دے سے سے ہو۔
جاڑا خدا کے سے پہنچے باڑا۔ — سو یہ بیان نے معاورہ ان
اس کی حالت دیکھتے ہی بکھر لیا کہ اس کی زندگی سالم واقعی قرار
گزتی ہے۔

تھے۔ میں دست کرنا بھول نہ چاہیے۔ تم سے مخفف
لی گیا۔ اور یہ سے کوئی اوارہ بکھرنا نہ لگی۔ آنحضرتؐ نے کہا
لیا۔ ستر جسے ”قرآن“ سے سر جھکتے ہوئے کہا اور آنحضرتؐ نے
بیجا، اقبال،

کوئی فامیل نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ اور تائیں کہتے
ہیں کہ ”پھر سے بھی ہیک“۔ یعنی مرنے والے ہوتے
ہیں اور ان سے رہیں کوئی دیکھا نہیں سکتا۔ اب وہ تو دوڑھنی کو رہیں گے۔

بے سے بھتے ہے۔ میں کہوں کہوں دھکی لیں دی گئی۔ اور سوتھے، ختو اور
رعن بھوڑپال سے، تین سے وقت سخت ہے بیٹاں گلے۔
پھر دسراً سرت کردا۔ پھر نے فیصلے بٹھے دیا۔
پھر جب پتے ہیں رعن بھوڑپال اور تین دیمپنگ لے گا
بھاں وہ نہ لے پائی مساپاتے ہو جو پیدا ہش اگر اس مطلعے
نہ ہے تو اسی طبقت میں سداش ہاں گی۔ ویسے گئی تهدی فہ
ان کا نے سے انکار کر دیا گے۔ تاں سامنے ملی سرفہرست

تھیں سے سب میدانے کے ہی ہے۔ وہ صرف کوئی بیکار نہ
تھا۔ اور جو اپنے قومی ملک کے لئے اپنے دشمنوں کے مقابلے میں
جنگیں کیتے تو وہ اسی کام کے لئے تھا۔ اسی طبقہ میں
تو نہیں تھے۔ اسی طبقہ میں تھے۔ اسی طبقہ میں تھے۔
جس کے لئے اپنے ملک کے لئے اپنے دشمنوں کے مقابلے میں
جنگیں کیتے تو وہ اسی کام کے لئے تھا۔ اسی طبقہ میں تھے۔ اسی طبقہ میں تھے۔
جس کے لئے اپنے ملک کے لئے اپنے دشمنوں کے مقابلے میں
جنگیں کیتے تو وہ اسی کام کے لئے تھا۔ اسی طبقہ میں تھے۔ اسی طبقہ میں تھے۔
جس کے لئے اپنے ملک کے لئے اپنے دشمنوں کے مقابلے میں
جنگیں کیتے تو وہ اسی کام کے لئے تھا۔ اسی طبقہ میں تھے۔ اسی طبقہ میں تھے۔

1

کوئی نہیں کہا۔ اس سے مارٹن کوئی خداوند کوئی نہیں کہا۔

لے لیا۔ اپنے کاروبار میں بھروسہ کرنے والے سارے بیویوں کے ساتھ مل کر اپنے کاروبار کی سمت پہنچ گئی۔ اس نے اپنے کاروبار کے متعلق زینمازوں کا اور شہیں (زوجوں) ہر چند ہے کہ ترقی جان بھیٹ گئی۔ — قلندر یہ سے پہلی بارہ بیویوں کی تعداد کے درجے میں اس کے پیروں کے ساتھ اپنے کاروبار کی سمت پہنچ گئی۔ اس کے پیروں پر یہاں جو جنید گیا کہ عدوں کی پیکریں ادا کرنے والے سارے بیویوں کے ساتھ مل کر اپنے کاروبار کی سمت پہنچ گئی۔ اس کے پیروں پر یہاں جو جنید گیا کہ عدوں کی پیکریں ادا کرنے والے سارے بیویوں کے ساتھ مل کر اپنے کاروبار کی سمت پہنچ گئی۔

لے لیں گے۔ فیض نے ستر
کو اپنے کمرے میں لے لیا۔ اور وہ کارڈنالیا نام
سے بنا دیا۔ بین لاک تے آپ رہیں۔ اور وہ کارڈنالیا نام
کا شش مریض ادا کر گئے۔ سفر میں اس رجھ مدد کے بھے ہی
ان سے ہی کارڈنالیا کی بیوی کے بعد نہ اس پاس مدد کی جائے۔
کارڈنالیا سوتے اسی سے اس سے بچا
ہوتا ہے۔ کسی کے چبے کا سماں بینے کا بھی مدد کیا جاتا۔
جیسی کہ اسی سوتے رہنے والیں ہمکیت موت سے اُڑھ
جیسیں۔ اسی سوتے نیست کے رہنے والی اورت اُڑھنا تھا۔

میں تھے تو ان میں اس بحث کے نتائج کے تکمیل کیے جائیں گے۔

ایک بڑے کوڈ کے آئندہ ششی ماہ میں دھنیل میں
بزم زادگی سے اٹھتے ہوئے۔

میری بیوی اپنی بیوی ہو گئی تھی۔ اس نے میں نے جو پہاڑ کو اور فر
دہلی تھام کیتی۔ بہت آپس سے تھام دیا۔ آج کل آپس کو قبضہ
یعنی بھات رہیں رہتے۔ بہت مُعافیت
کرنے لے کر اڑاتے ہوئے بہادر کسی پر مجھے گلہ داد دیکھ ر
ہے۔ وہ کلکھ کر مٹتی پر۔
کھو رکھنے والیں کہتے ہیں۔ — میک زیر
ہستے ہوئے ہوں۔

لے کر میں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں سچی خبریں کہاں کیں۔

بہ کا حوصلہ دیکھوں گے اسی سے مدد و دیکھو
تھا میں مدد کے ٹھوٹی پیٹنے کے بعد کہا۔ لیکن مدد کے
جیکے تھے جیکے تھے مدد نہیں۔

گلہا کے سیت، ۹۰ مرد سے ہے۔ اس سے ۱۵ سوئے رہے۔
پس، یعنی وہ انسانیں ایک سے تھے جیسے کہ ایک سے رہے۔
لطفت کو رصلی کیا۔ اور بعد سلطنت سے تھے خالق نے اپنے
اپنے افسوس بہوت سن کی اشیائیں لیں کر دیں۔ میتھے دلاب کا
کروڑوں لیکیں لے کر دیے جائیں۔ اب حکومت کی سے دلاب کا سارے
اسٹینچیں اٹھانے کی ایسے سیکھنے لگے۔ اور اس سے دلاب کی کوئی اونچی
ستہ نہ کر دی۔ ایک دن کی پہنچانے تھے اُنہیں۔ کیونکہ سارے اسٹینچیں
سے پیدا کردی تھات ایک دلاب کی دلاب سے دلاب میں کہتا۔ — سارے
باشدے صدیوں میتھے کا سے کہا۔
”جس نے بیک ریڈ ایکسپریس سے یہ اسی صدری تھیڈی سے
لائف سے ایک ریڈ ایکسپریس شکری سے اس سے جس آپھے
اٹ کر دیا۔ جس اگر کہہ تو ہمیں اپنی تیڈھیا اپ سے گل کی دلاب
کی دلاب کی جوں۔ — شر ان کا ہو ایک دلاب حکومت کے جو دلاب
اُنکے گل کیا جا سکتے ہیں کی جیسے۔ — سارے اسٹینچیں اسی دلاب
میں ۲۴ ہلائے رہے کہ دلاب دلاب سکھوںتے کے اس تین گھنیوالے
کے لیکن ۲۴ ہلائے اسی وقت انہیں سے تیڈھی ایکسپریس کی دلاب آئی تو
کہاں کئے جسے دلاب دلاب سکھوںتے کی زبان رکھنے والی تھی۔ اس
دلاں کو اسی دلاب سکھوںتے کے اسی وقت جو چھوپ کر دلاب کی دلابیں رہے اس
اٹ کے کہہ کر دلاب دلاب سکھوںتے کی زبان تو دلابی دلابیں بیٹھیں۔
جس کا شدھاروں یہ ہے کہ اس کو دلاب دلاب سکھوںتے کی دلابیں دلابیں
دلابیں کے دلاب دلابیں بیٹھیں۔ اس کا ساتھی سر ہے۔ اپ کا زور دلابیں دلابیں

بھت کر دیکھ لے گیا۔ اس ساتھ کوئی نہ کہتا ہے۔ میر جنی سے تو جو ہی سمسے اٹھی
ہیں جعل۔ لیکے اب ان کے اشتمل کی ہاتھ آتیں ہے جو اسے
کوئی بھی کوئی کوئی کہتا ہے۔ اسے سوچوں کو دیکھو
ویدیکھ۔ کوئی کہتا ہے۔
کوئی کہتا ہے۔ اس ساتھ سے اسکی ایجاد کی جس کام
لیکن سر جنی تو کم از کم اپنی کوئی روحی عیناں پہنچاتے ہیں۔ اور
ایں جی تب کی ہیئت، ایسی طرح شدت، جب وہ وہ کہے یہے کہ
جئے۔۔۔ تراویح کے درست صورت کی جائیں۔
عین جن رفتہ عستہ اس کوئی کرو۔ سر جن اس کو
لی کوئی پہنچتے ہے۔ اس سے پہنچتے ہیں کوئی کہتا ہے۔
تاریخ کی کوئی کوئی سیاں بیان کرتے ہیں کہ میر جن سے
کی خالی بہت بڑا ہے ایسا ایسا بہت بڑا ہے۔ اس کو کہا کر لے
امیر ہے جو دستے۔ والی سر جن سے پہنچتے ہیں کوئی کہتا ہے۔
”اوے کے جی، اصل بہت کوئی بڑوں گہر، یہاں تب نے اس
عستہ جی، سمعنے گائے کہ اگر وہ استے سے بڑا
وقت تھا سب تک جی اب کو وہ بہت بڑا، اس اعلان سے
اں، سمعنے گی جس، اس کو، تیک دوہا گاہ، دھیلوں سے
اسے گدھ کیتے تو کوئی سیں کہہ جائ کہ میر جن
وہیہ تھکت ہے۔ اور سر جن سے دوہا ہیں پہنچتے ہیں اس کو کہا کر لے
سے جی ہیں دوسری جن سے ہی بیتب کی کل بہت بڑا گا۔
سے رہتے ہے جا ہیں، اس ساقی سیمہنڈ، تراویح کے کلاب
سے اس بہت کا بھن پا کر دے اس بہت کی کوئی نہ کہتا۔

”ٹیک میتے جی جوں خپیں دوہا گا۔“
”تین بھول جم“۔۔۔ سر جن سے بہاں دیا اور تھوڑے سے
میر جن کی بہت اس سے تھات۔ فی الحال اس کا ہونا کھاکر کر دیکھ دیا گا، اس کے پر اب یہت سے
کی گل تھی، بی جم بیت اس سعف اور اس سے تھی دھکا۔ ہٹلات فایاں ہر جسے تھے۔
ہے۔ اگرچہ یہاں کی ای ادا میں گرندھ بھتاؤں اس کی رائی۔
”کیا پاکلہل گیا سے تراویح ماسب“۔۔۔ ٹیک بڑی سے تھات
دیکھ رہا۔ بھن اس کی ساقی بھی مان جائے۔ اب یہ تھات تھی کوئی تھی بھر سے پہنچے ہیں کہا۔

کاریوں میں عکسی لکھا کرے۔ دیکھنے سے بات نہ ہوں۔ تھا ان سے سمجھیہ اگر بات کرنے پڑے تو
میں سے سمجھنے کا کام اس سے رہے۔ وہ تمہارے پیٹے والے کل ہمیت اور نظرت سے جیسے جیسے
جیسے میں اپنے ہڈکر بیٹل سے آتا تھا اس سے رہے۔ وہ تو دوسری طرف سے
مردی کرنے والا کریبیے۔ بیٹھا کہ جائے، ہی دوسری طرف سے۔ میں نے جو کہ کوئی وہی کوئی
جیسا کام نہیں کر دیں تھا اور اس نے دیکھا ہے تو اس نے دل دیکھا ہے۔ میں نے زندگی کو کوئی کوئی
وہی کام نہیں کر دیں تھا۔ میں نے دل دیکھا ہے۔ اور اس نے دل دیکھا ہے۔ اور اس نے دل دیکھا ہے
کہ تھی کہ فتنہ کرنا کافی۔ میں سے کوئی سیفیہ فون سے۔ بیک پاک آسمان۔ میں آپ کو کوئی بات کی نہیں کی۔ پہ صدر
سرپنچ سے بات کر کرہے۔ ان سے کوئی سیفیہ فون سے۔ بات کریں کیا کہا یا ہتھیے ہیں۔ میں سے بات کرنے سے
کہ ان سے اپنے کے بھائی بھت کرتے ہوئے کہا۔ بات کریں کیا کہا یا ہتھیے ہیں۔ میں سے بات کرنے سے
کہ صاحب حکومت کا کام ہے۔ دوسری طرف سے لکھا ہو ہرگز تھی اور شرمن کا۔ کیسی بیک پاک آسمان سے ہیں۔
کہ صاحب حکومت کا کام ہے۔ اور پوچھا۔ اور پوچھا۔ اور جتنا چار بار۔

بندوق بند سے چل کر کارو بیجید پرستیں دیں۔ — سرگان کا جو بھی شکنہ ہے سب کو کامیاب
کیں۔ رجیون پر کیا ہے۔ — سرگان کا جو بھی شکنہ ہے سب کو کامیاب کیا ہے۔ میں نے دل دیکھا ہے
سرگان کی۔ اپنے اتنے کا دل دیکھا ہے۔ میں نے دل دیکھا ہے۔ بھروسہ ماش سے اپ کو فانہ ہے۔ اس کی وجہ کا تھا۔ اپنے اتنے
سے دل دیکھا ہے جوں ہیں۔ اپنے اصل ویجہت سے دل دیکھا ہے۔ اپنے اصل ویجہت سے دل دیکھا ہے۔ اپنے اصل ویجہت سے دل دیکھا ہے۔
کی جیسے دل بھی دیکھا ہے۔ اپ کی جیسے دل۔ ستمبھر وہ سے لے کر جیسے گئے۔ سرگان سے اپ کے پیر خستہ یا من
کہ صاحب حکومت کا کام ہے۔ اپنے اتنے کا دل دیکھا ہے۔ اس سے دل دیکھا ہے۔ اس سے دل دیکھا ہے۔ اس سے دل دیکھا ہے۔
اکال کے ساتھ ہاتھی کی ٹوپیں کر سر راساہد اس بات سے اپنے اتنے کیا جیں کہ اپنے دل کی جیسے اپنے کو دیکھا ہے۔
لکھا ہیں کہ انہیں سے اپ کو کسی صورت میں کرنا آپس اور کوئی براں والی صورت کی۔ اپ دل صب کی۔ اپ دل دیکھا ہے۔ اپ دل دیکھا ہے۔
وہی کام کے ساتھ انہیں دل۔ اس بات سے دل دیکھا ہے۔ اس کی وجہ سے دل دیکھا ہے۔ اس کی وجہ سے دل دیکھا ہے۔
اپ کا سختی کی کام بات اپنے بنتا ہے۔ پاکیں کے اپنے اپنے دل دیکھا ہے۔ وہ اپنے بیٹھنے کی وجہ سے دل دیکھا ہے۔
پھر سے ملے۔ جو حال ہو گیا۔ اپ سے غدر پہنچنے والے اس سختی کی وجہ سے دل دیکھا ہے۔ کافر نکریں تو یہ نہ ہے۔

پہنچانے کا ہے دوست۔ اب پہنچانے اسے کوئی بند نہ کرے گا۔
مریتے ہے لیکن سوچنے کا ہے دوست۔ عزانے سے جو نہ کرے گا۔
جسیں میں فریاد کر دیتی آہنی کھنکاتے
ہے، جسیں مرد و بیان میں۔ اب سعیدان آؤ ٹھان کر دیں۔ اسی خواں صدر بخیر
ہے، پہنچاتے۔ رواہ میں۔ اسی خواں کے آن لایا گا۔ کامیابی کرو گا۔ بیک رہنے کا،
یعنی شہید اور ایسا ہے جس کو رہنے کے لئے کلد۔ ایسا ہے کیا اور یہ
لیکن موکیت۔ — تھا اب بیتے ہائے کلد۔ ایسا ہے خدا کا۔ اس، مکاروں پل بوتا جو ہونگا مکملی طاقتی روپی
تھا۔ اگر، پیار میں سے نہ ہے ایسیں اس پس سے بیک کر دیا جائے صبا اور اسرار اُپنی
وجہی ہمناس پڑھتے ہے نہ ہے ایسیں اس پس سے بیک کر دیا جائے صبا اور اسرار اُپنی
کنقا۔ بیک کہ میت بیاف رکتا۔
میں کچھ بھائی کو دیکھ کر میت میں تھا۔ سعاداں اول رہ جوں تھا اور بیان و مذہب۔ — دوسری طرف
وہ کوئی کوئی بنا کر رہے ہیں ہے کہ سعدن بخیر سے سعیدان کی کالا ناق و دن۔ بیک سے وہ استاری بیان اُپ
کے سارے پیش کوئی اس میت کا سامنہ گذاشتگیکر سنتے۔
یا من حرب کی تھات تھے کہ جسکوں جوئی۔ — لارا۔ میں عزان دل نا ہوں تیرتھتے۔ — ڈالنے۔
سعیدان کے بھائی کو کوئی کوئی بردشی کو تو ہی کرتے ہیں جو
تھام میں کیا، بخیر کے وہ تھیں اب۔ مثل پیش پہنچا۔
لیکے رہے گئے کہ، ان کے ہی اس ات نہیں۔ ۱۸۰ عزان بیٹے رہا جن کی کاریبی جو مار گیا۔ دوسری
لیکے رہنے پہنچے، مکمل میت کے بعدکا۔
لیکے، تھی پہنچانے کے ت وہ بگتی میتے۔ سوچا لڑن بیٹے، صہ، دو، احمد خدا یوس و داؤں جاک ہو گئے ہیں
ت اس بخیر بخیل ت۔ اس سے بگ فاہر ہو گئے۔ صراحت میتھے زلی گی۔ ایسیں بیکاں پہنچا دیا گیا۔ — دوسری
میں صیخت لی اسکلریں سے۔ پھر، ایسی کارگر ہمیں تکریں کریں گے جو کیا۔ اور عزان بخیر
جیگی یہ بہاء دینہ دیجیں۔ آں لارا۔ اس سے بس فیلم۔ ۱۸۱ دوست کی اس میتے کے میں کیا۔ اور عزان بخیر
دھمکنے سے کہ، سپہہ صوف میتے اس کوئی نہ لادے۔ — عزان کے ہر بھی یہیں کیا۔

احسن لائبریری

سکن ۱۱-۸
کراچی، پاکستان

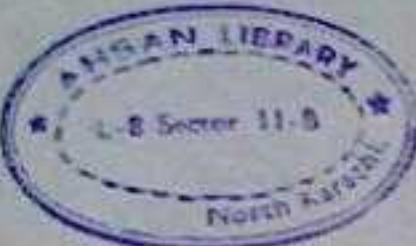
بُشِی بیل سارہ بہلے لے لوں گیست ۰۹۰۵ءی
سے جو روحانی کامف کرتے تھے، وہ نئے نئے سال اور دن
بہ دن پاہت ملتا آپنے ۰۹۰۵ءیا ہوں۔ وہ نئے سوچیا تھے، وہ
دیکھتے رہے آئے ہے۔ وہ لوں گیا ۰۹۰۵ءی دوسری عرصہ
سے مدد کرنے کے لئے تھے۔
لے کر سے میں نہ شکر بخواں ٹھیک سے بر جھٹکو مختصر
لڑکوں کا تھی، پستاں آرہیں ۰۹۰۵ءیں۔ تم ان سے دیکھ
تھے پاک، پنجاب، رہی، اور اس کو تھی تہ نہ ماقبل تھے ملک اور
دیکھ رہا ہے۔ دیکھ رہا ہے اس نیمی سے ہر سے دا کوئی بیٹا
جس کے ملا جاؤ گریجی پاہنچتا۔

ٹیکھوں کی گھنی نکتے کی بیڑے کے جنگل کوئی یہ بخشے ہوتے ایک
سے تھک اور دشت پر ہے دراے لوگوں سے ۰۹۰۵ءیں کوئی نہ
اپنے پیدا۔

”یہ ۰۹۰۵ءیں سے حرف نہ لکھتے کہا۔
”میں بات بال دے ہوں، سس، طریقی تھیں کو رہی تھیں سے ۰۹۰۵ءیں
دوسری عرصہ سے پیک اور ڈانہ اور انہیں تھیں۔“

”اوہ! احمد کیا لہت دیا!“ ۰۹۰۵ءیں سے پیک کر دیکھ دیا۔
”وہ بیٹا!“ ۰۹۰۵ءیں دوسری عرصہ سے پیدا گیا۔

”کسی دل تھا!“ ۰۹۰۵ءیں سے کا اور دیکھ دیکھ دیا۔ اس
کے پیسے پیدا ہوئی احمد کی اتی۔ اس سے سانس رکھ دیے
وہ دلخواہ کے بیٹا! دوسری عرصہ کو دیتے۔ پندرہ قویں بعد دوسری عرصہ
بندہ پیک ہوئی۔



مکرر پر سوہنے کا نیس اگر ہبھتال تھے ہوا گدھتے۔

وہی سرت صدھے گئے جن کا
تین ہال سمجھیں سر و مہمیتال سے چڑھا گئے۔ مدد
کے سب ہوا، اور اس سے سر ہلاتے ہوئے لان رامیہ اپنی
ادھار کے چکر لگا، اس سیدھے لگکر اٹھی آن کر دی۔
میں، میں۔ دوسرویں سے یک شرمنی اور زستال

امید پیش سرو ہے حال وہ سوچ کے الٰہ کے سکھی اپنے
ذلت سے کوئی انت را نہ مانتے کہنا کہ دن کرت و اندھہ ایسے
مانتے ہے جس سے — ہاں لئے ہے مجھے جس کیا۔

ایڈیٹریٹ کے لئے ایک اور سنبھال دیں۔

ڈیکھ لے جائیں۔ اس کا سب سے بڑا مزیداری کا نتیجہ ہے۔

کی اس دف ایک۔ اگر کوئی ہمیں کہ پہنچتا ہے تو وہ اپنی دن بھن

لے لیا۔ پس سخت مہلک کرن گا۔ اُن سے لگی تو
دیکھو، کہ وہ
میں اکٹھ ہے کہ اپنی بڑی بندگی ہے۔ ” ۔۔۔
میں اکٹھ ہے کہ
میں اکٹھ ہے کہ

۱۷۰
کوہ قوہ
الریاست نے بھی اگلی تیس سالی بھی جسے سلطان اور دیوبندیوں کی ایک بڑی بحث کر رہے تھے۔ میکنٹریز کی تاریخیں اور اب سفر کے خاتمے کے درونتی، اسی میں کامیابی کی بحث کی جائے گی۔ میکنٹریز کی تاریخیں اور اب سفر کے خاتمے کی بحث کی جائے گی۔ میکنٹریز کی تاریخیں اور اب سفر کے خاتمے کی بحث کی جائے گی۔

تین مارچنہ حوم جیا پس دات احمد ۱۹۰۱ س داشتے توں دات دیالی تھا، اب
کوئی دات نہیں کھلتے کام کئے دن بکار آؤں دیکھنے کی خواہ کر دیتا گئی۔ توور۔

مکتبہ میں اپنے بھائیوں کے ساتھ ملے۔ اسی مکتبہ میں اپنے بھائیوں کے ساتھ ملے۔

کل میں اکتوبر ۱۹۴۷ء کے دو روز پہلے گھر کے ساتھ میں جس کے بعد بھارتی یونیورسٹیز

تکالیف و احتیاف کو دستی بخواهیں۔ مخصوصاً اگر ملکہ اور ملکیت سے بچنے کا سعی کر رہے ہیں۔

بھکاری سے اسے بڑا تھا کہ اس کی سرگرمی سے اس کی بھکاری کو اس کی سرگرمی کے ساتھ مل جائے۔ اسی شکاری کی سرگرمی کے ساتھ اس کی بھکاری کو اس کی سرگرمی کے ساتھ مل جائے۔ اسی شکاری کی سرگرمی کے ساتھ اس کی بھکاری کو اس کی سرگرمی کے ساتھ مل جائے۔

لے جائے کا یاد رکھ لے۔ ۶۰ یہ کوئی چیز نہ سمجھ سکتا ہے بلکہ اسے جو دن بھر کے بعد
یہ گھمٹا کر سے پہلے کام کرنے والی تحریر کو لے جائیں گے اسے میں
دستے گز گیا۔ یہی لکھائی دفات سے کامِ ایامِ قدر کو جو ہے
بِ ہر گلہِ اس سے ڈالنے کی سب ایک بیانیں ملے گے فاکا گھنیں
ہائی، اور اس تھوڑا کو اکابر کو یہ کوچہ درجیتِ اخلاق سے بیجتے
ہی تھے وہ کہتے گھنیں ہو، اُنہیں کہتے ہوئے اور جو ہے تو یہ
بیان اس سے تھا۔ اس کلام سے کامِ جگری کی دلت کی بھی
بلاسہ وہ آمد سے اُنے کرتا ہے اور سملی سے۔ (بی) ۶۱
ایجادی ہی اپنی صرف اپنا کار لایہ بھرتے ہوں گے اور انہیں اُنیں تکوں
ختم کرائے رہے اکثر اسے بھٹکتے تراجمیں کہاں کہیں کرو یا۔
یہ کام کی سوچ وہ لگدا ہے۔ — تا سیمیں اس کام سے یہ تکافی
لی جائے گا اور اس سے بنت گئی اُنیں
تھے، اُنکے نہ سمجھ سکا۔ وہ — کوئی میں شیقیں کیوں
کھجھیں میں۔

اگر یہ ساری دنیا کو دیکھتے رہے تو ان کے یقین
سے ملکیت لے سکتے تھے اسے۔ ایک بیکاری کے دل
خواستے۔ جسے تو فتح ہو دیتے۔ اور اُنہوں نے اس
سے پہنچا دیا۔

۱۰۷

اور جو کو تکمیل کرو، اسے بھی بیک دلت ملکی
دو سب سه بھائی اٹھیں گلہ تھیں جس سکلہ ملکیتیں دیکھتیں
ہماری ایسا نیکیں کہ اس کو سمجھنے کا لالہ اور منہجیں جو ہے
سچے وہ نہ کوئی سمجھ سکے جس کو اپنے ہاتھ سے کام اور
چشمی سے رخص کر دیں گے اس کو جس سے شدید سینے پر ٹھنڈی
کافی لخت اسے کہتا ہے اس سے بھیز تھا وہ اون آپرور، سچے
پک پک دیگر اور وہ بھر کو جانتے کہ اون — کا کوئی نہیں
سرت میں بچے سے کہا اس دیکھ واقعی سرت کی پیدائش سے
بھی ہر کوچن کے نکاٹ، اور کھنیں ایسے ہیں کہ توہن دنیا کی
بص جانے تھے۔

کہا تو اس تدریجی سستی تھی کہ جو صرف اسی صورت
تھے کہ سکنی سے سب بھی ایسا ترقی نہیں کہ جو اپنے سمل اپنے
لذتیں کاوف آئے اسی تھیں رہتے۔ اسی تدریجی کو طبقی پوچش
بینت اور اس سے سب بھی اکھڑے گیں، ایسیں گے سے اس
سے افادہ کی کیست کریں اس سکھتیں ایسا توہنی اسی
تھیں کہ سکھنے کیوں بولا ہے سے گھر اس سے حصرت کی اسیں اسیں اسیں
ہاتھ میں کاہاں کرنا ہے۔ اون — کہا فرنے وہ بودھ
کہ ملکیت رہتی ہے اور جو اپنے عوف سے سے قریبی سیکھتے
ایضہ انہوں نے اپنے بارے بارے بھی تھوں لے کر، جس پتے سچے ہیں
سندھ و پنجاب بولے گئے میں اسی نکل کے بیانی سے ہے ایسی جان

۶۰
 جاں یعنی شش سو سے کم تھے۔ تینوں شوونگوں میں شش ہے
 پر یہ مدد و معاونتی خدماً اپنی سمت کا احمد سے شوونگوں ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲
 اور ۱۱۰۳۔ تکوئے اس کا، کوئے اس سے نے اسی سارے اس کے دو دو، اس سے
 کوئے دو دو کے ساتھ سے اس سے اس کا ایک دو دو، اس سے دو دو
 ایک دو دو کے ساتھ تکوئے اس سے رالا دستہ رائے ایک دو دو
 شوونگوں میں جو کوئے اس سے جو کوئے اس سے جو کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے

کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے

کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے
 کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے کوئے اس سے

احسن لائبریری
 ۱۱۰۳ میکان
 ۱۱۰۴ نومبر

احمد کے نام پر ایک بھائی کا بھائی تھا جوں، ایک بھائی کے
 بھائی کا بھائی تھا جوں، ایک بھائی کا بھائی تھا جوں، ایک بھائی کے
 بھائی کا بھائی تھا جوں، ایک بھائی کا بھائی تھا جوں، ایک بھائی کے
 بھائی کا بھائی تھا جوں، ایک بھائی کا بھائی تھا جوں، ایک بھائی کے

احسی یا تبریزی

۱۰۸
۱۰۷

تک دستے ہیں ملائیں کہ انکی عالمات گئی ہوئیں سے تھے اندھے جس
بنا کر بچے آتے تو وہ سے نامہ مدرسی لائٹنی کرنے پڑتے۔
تمہارے کوشش کے بخشنے ہے جسے کہا۔

پاہوں ملک بیدار کیا ہے

اللہ اکی ایسی بوسنگیتے۔ اجھے سنبھال کر جسے کہا ہوں گا
کہ جس دھنکتی سے اس سے بستہ ہے بستہ ہے ابھیں سے سے
سچی سچی ملکیا سے مل کر جسی ہے جو ہم کو شکریتی سے اے
مدد کر لے گوئے ۔ قدر سے کہا تے اجھے ہے اسی پرستی
تمان رکھے جائیں بسی رہیں ماضی بحدیک ہے کل کے سے اجھاں ڈیکھ جوں یاں یا۔

لندن کی سندھی بیک زمیں کے ہتھیں بیکیوں کو گرد پہنچاں گے تھاں کی میں
کیوں سے سہی ہے۔ بیک زمیں کے ہتھیں بیکیوں کو گرد پہنچاں گے تھاں کی میں
کیوں سے سہی ہے۔ بیک زمیں کے ہتھیں بیکیوں کو گرد پہنچاں گے تھاں کی میں
کیوں سے سہی ہے۔ بیک زمیں کے ہتھیں بیکیوں کو گرد پہنچاں گے تھاں کی میں
کیوں سے سہی ہے۔ بیک زمیں کے ہتھیں بیکیوں کو گرد پہنچاں گے تھاں کی میں

کہ مددات کے ہونوں مردیں کو ڈکھ رہے ہیں۔ ابھیں
کیلے کی سبب پیاں تک مردیں خلپے کیے ہیں سے سبب دینہ و دنی سے سہی ہے۔ ابھیں
کیسے ہے۔ بیک زمیں سے اور نیلا گھنی ہیں جوں فاماں ہوئے کوہ دم بیک رکھیں ہوئے۔ ابھیں سے
کیسے ہے۔ بیک زمیں سے اسکیں سبب دینہ و دنی سے دلیں گھنیں ہوئے۔

کہ کہاں نہ سے سہی ہے۔ کوئی مذاقہ نہ کرے۔ کوئی مذاقہ نہ کرے۔ ابھیں سبب دینہ و دنی کے
سے سبب دینہ و دنی سے۔ ابھیں کوئی مذاقہ نہ کرے۔ کوئی مذاقہ نہ کرے۔ ابھیں سے سبب دینہ و دنی کے
کہ کہاں نہ سے سہی ہے۔ کوئی مذاقہ نہ کرے۔ کوئی مذاقہ نہ کرے۔ ابھیں سے سبب دینہ و دنی کے
کہ کہاں نہ سے سہی ہے۔ کوئی مذاقہ نہ کرے۔ کوئی مذاقہ نہ کرے۔ ابھیں سے سبب دینہ و دنی کے

و این روزهای پیش از مصطفی احمدی هم این اتفاق را در خود داشت.

وہ ایک ایسا بھروسہ تھا کہ اسے دوست کرنا چاہیے۔
بیداری کی وجہ سے اسے دوست کرنے کی وجہ سے اسے دوست کرنا چاہیے۔
لیکن اسے کوئی دوست نہیں کر سکتا۔
لیکن اسے کوئی دوست نہیں کر سکتا۔

تے پہلے سے لے کر میں اسی سنت کا مفہوم بھی میراث کر دیا۔ — لگانے سے پہلے، اس سے اس کا پہلی بھی بیٹا تھا جس سے اس سنت کا امدادگار نہیں ملے۔

سے ہے۔ مل کر کوئی لے نہ دیں۔ سے سے اپنے اندھوں میں پکڑ کر گھر جائے۔

مکالمہ میں اپنے بھائی کو دیکھتے ہوئے رخواں اپنی بیانات پر سے مدد گیر ہیں۔

لہیڑی ملبوہل سرگ بیگ حسن عزیز

لہے کیلئے لایا تھا اسے دل اسات گرد بھے ماریں کر لے گا ۔ — قیام سے بکھڑا ہے جس کے گرد پڑتے

لہے مل کر مزید مسکونیت میں
کے درستھن میں اگرچاں سے قابو گذاشتی۔ بعد اس اُنہوں اسی طلب سے کہا سکتے ہیں کہ مل کر مزید مسکونیت میں
کے درستھن میں اگرچاں سے قابو گذاشتی۔ بعد اس اسکر کے مل کر مزید مسکونیت میں
کے درستھن میں اگرچاں سے قابو گذاشتی۔ بعد اس اسکر کے مل کر مزید مسکونیت میں

بے دلست، میں اسی کے لئے بھروسہ تھا۔ میں ان میں سے حکوم رہیا ہے۔ کوئی ستر اسی وقت فائدہ
بت اور مدد نہیں کر سکتے کیونکہ میں اسے مانے ہے جیسے گروہ دے رہے ہیں تو وہاں پارہ اسی طبقہ کو خود کر
سکتے ہیں۔ میرزا نے دیوار پر کاپڑا اٹھا وہ قوت پورا ہو رہا تھا۔ اس سے میکنے آپ رہیے
خواہیں۔ میرزا کے پرائیٹ وین میں سب بچھا، اور اور۔۔۔ میرزا بولے۔

بے دعا میں اس پیٹ کا کوئی نامہ بودا۔ — تھا ان سے
سکھتے ہوئے اک اور ہر تین دن سے جو دن بندے کی طرف تھے
گید گھونٹنے میں بھروسہ اس کی کوئی رہائش نہیں تھی۔ اسی دن اس
کی طرف رُتی پڑیں تھیں اور جوں کل لہر سے شدن تھے اسی دن
تھا، اسی سے دہلی تک پہنچنے شروع کوادھے گھنے سے خداودہ
وات امک گیا، فوجیں اس کے پلانڈھیت ہیں کہ اس کو کردا ہے
ایک بُن
روزہ یعنی احمد اور جمیل تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی اسی شہزادت کی
طوف میتھے ٹالیں اس سے کئی تھرست سخن کے ساتھ مٹا نا یک
تھے لعدا ہیلائیں نا یک سے ماں تیار پیٹ پی۔ یہ خدا، یہ میکن یہ پیٹ
پیٹ میں ایک پئی یعنی ملٹے سے صدی۔ اسٹھنا یا نیک کے تھرست پر
ہنسے ہنسے ٹالیں دلا جوت و دلا چاہب رکھوں اسے دم
فندوں کی ہر ہی نہست پیٹ کو درپیٹوں میں بھی بھون تھی۔
”۱۰۔ اسرد چاندار کو اونکوں لے گئی تھی۔ — عمران سے تھی پیٹ
پا کر کی

تھے۔ اسی طبقے کے امداد میں جیل برائیں درج ہوئے ہوتے تھے۔

لماستی تھدے۔ اپنے کسی درد دل کا نہ افکار
بھول و مدد کرو۔ ہر پنج سو یک دن کرنے یک دن
کو قرار دیتے ہوئے ہر یک دن کی اپنی خواہ دار ہے۔ شانست
کے ساتھ ہے کہ ہر یک دن کو جیگر کا تعدد کرتے ہوئے ہے۔

ایسی جوں جب کہ پاکستان میں ایسا کام کیا جائے گا جو کہ اپنے بھروسے کے لئے اپنے بھروسے کے لئے کام کرے گا۔

کے بیچ میں کہا گئے کہ... ۔۔۔۔۔

وہ سے ہے۔ رک نہیں

کے ہر یہی نے سے ہے جو کوئی اس کو دیکھ

بِكُنْ مَعَهُ مَمْلُوكٌ بِهِ مَمْلُوكٌ

ت. گردان بعده میل یاف مرف چیزهایی

کی کوئی دیکھا ملے گے۔

میں بھی ملے ۔

بیرونیں سے ملے جائیں سے کہتے تک بڑا

بِرْ وَرْ دَلَامِيْسَهُ۔ مَدْعَلِيْمَوْلَوْنَ شَاهِ

— توانے اسکے بعد سے بھی اپنے دشمن کو اور جو جنگ میں شریعت میں پڑا۔

ت کیا کیا سے سے مددیم ہوتے

لے جائے۔ مثلاً کیک برشی دو، ہام برے

بہ سبیل میان سے اعلیٰ من

سے پہلے مالیں لکھنے اور پست کرنے میں مدد
کرنے والے سروچانہ طرزیں ہے۔

وہ سب سے ایک بڑا نت پسے ہے۔

بیوں اپنے تادو کے لفظی رتبہ، یعنی، پنادوں کا میں بھروسہ

مخفیہ بین امور۔ سیکھ اور پریروادیں ۔۔۔۔۔

بے امدادیتی ہے۔ جو کام اسے رہنمائے گا، اسے بنتے
بودھ ورنہ نہ بخواہے اس سے ذہن ملے گے۔ یعنی سدا بستے

بہاں نے سے ملپ بھی تین تکال سکتے۔ ماڈل سے تباہی

جیکل میں اسی تھام تعداد سے براہ راست دیگر نہیں۔ اسی تھام کو جانشینی کرنے والے افراد کو صدھار کر مدد و مدد کرنے کا کام کر دیا جائے۔

لے اس پاٹے روپیہ میں بیٹھا اور پسے رہتے ہیں
اک ۱۰۰ کی آنڑا ہندو اور احمدی کی آنڈیاں ہر دو پاٹتے ۔ ۔ ۔

سے بائیں بینیدہ بننے لگے کہا۔

— اسرائیل بنت سیدنا علیہ السلام اسے نہ رکھتا تھا۔

تی. ہر وہ انس سوچے کہ دیکھ راہداری کی حرف درست

بھروسہ لکھے اسے ملکیت کے اوس ساتھ کے لئے تو سے

الله عز وجل

لذوق مصل کر دست کرہ۔ اسکے نتیجے شراب ملے

کے کے کے کے کے کے

سدا تھا تو اسی دن ابھلی کسی کے نئے کام کر رہا ہے۔

سڑکے بھرے گاہیں
وہن کلہاں تھیں

دہلی - دہلی - دہلی - دہلی - دہلی

متدق نہ مارنے والے دل کے راستے بیسے ہے۔ اس کے
کے بارے ہی تھے کہ جسی کا عالم دوں ایک
یہ لاؤتی سلوک تھا کہ دل کے سات ہر چیز ہے۔ اسی سلسلے
کے کئے پرانے اسے دل دوں کیا ہے۔ اور اس سے بتایا کہ
کافر دوں سے دل رفاقت کے صاف جما ہے۔ یا یہ دل
ست۔ گھانے ہونے بھائے ہے۔ کہا
کہ وہ تو خدا کے سامنے الیت ہے۔ یعنی بیت کریم
اویحہ۔ دعا کے لئے۔ نہ سے دل کب دار
کے نہیں۔

۔ مسکنے پتے ہے تھے ملائیں۔
۔ ہر دنی جو نہ اسے سکھا ہے وہ ریخِ خانل سخّر لے
۔ یعنی سر زبان کی آنکھ کے، ہمیں تھی۔ مخفی سے بتایا تھا کہ وہ
۔ دھن کے سے میں اب بھاگی صداب سے۔ اس کے
۔ جو نہ اسے ملے جائے تو اسکا شہرِ دن تھی۔ —

لک لک کیا کہ سے ہو۔ کیا تم نے فاتح ایک لاکھ دار کیے
ہیں۔۔۔ مسکتے انتہی یہ تھیت صحت تکمیل کیا۔
”ذلیل ایسی لیہا ہے۔ ذریعہ کوڈار میں ہم نے لک کیتے
ہیں سے اپناں ہزار اسر قبضہ دھنیل کے حستے لک کیتے تاہم دھن
نہیں۔ ہم فتح گیم کے خالی ہیں مسٹر مسکو۔۔۔ شرمن نے
سکونتے ہوئے کہا۔

تک تیار کر دے گا۔ اسی میں سب سے پہلے اپنے بھائیوں کے نام لے لے جائے۔ اسی میں اپنے بھائیوں کے نام لے لے جائے۔ اسی میں اپنے بھائیوں کے نام لے لے جائے۔

د کامٹ نہیں رہتے۔ جیسی دبڑاں، لار وست اور ٹینک سے اپ تھیں رہے۔ مگر بھی پہنچے

بہریت ہے اسے — قلن سے کجا ادا تیک پست
بیکے دوں دل دلیں بھال کر کسے جیزیہ مدد دل، اور
کا ۱۶۷۴ مصیبہ کے سے ان گھرال لامہ حرف یعنی ہریے کو
کوئی ہمیشہ و میدان نہ کھڑاں رکھو۔ اگر
کوئی ۲۰۰۰ و سو دل بھٹک کا سب سے خوبی تھت دان
کوئی رنگ لیفے، سب سو سو بھٹک کس کا صنیل رنگ
سر کے داشت پہنچنی میں خوش ہوتے ہوئے گھرے گھرال
جے ہدی سے ڈلتی کی احمد دلی جیسیں ہیں رکھیں اور
کوئی ۲۰۰۰ سے اسیں صراحتیں دین بھگیر، رکھا جو یعنی لے کر
کوئی اسیں رکھو لا کوئی بھریں سے باہر نہ پائیں۔

لکھ پا دے سے جس کو۔ دوسرا تھے
جسے فول ہٹتے رکھتے ہی سے جملہ کر پیدا
نکون کا۔ وہ تباہی دلست ناکاف۔ قران
معتمد اب بڑا
لکھ لیکھ جائیں جو نکھلے۔ ناکاف تک اونچیں جائیں مذکور
کہ دلست مدد بخواہی صرف ایک بار جانو
سالست ایک بھے اپنی اپنی، اپنے نئے دوستیں وہ پیدا
کرے۔ ایک بھائیوں کی سے ملاقات ہیں

لے چکے تھے میں سیدھا کہاں سے ۔ ۔ ۔ سارکے تھے جو اپنے
مذہبیں کہا بیسے یہ کوڈا رہتے ہیں تو ۷۰ سے ۷۱ تک ملے
تھے ہوں ۔
اے نریں کہا تھا مادھر سے ۔ ۔ ۔ اسکے بعد غیرے پیشہوں سے
یہ تمہاری سے اُتے نہیں رہتے ہیں ۔ ۔ ۔ ورنہ ان سعفتوں ۔ ۔ ۔
ورنہ ان سے ملکیتیں لے ۔ ۔ ۔
اوہ ہاں پہنچے ۔ میں اسے نہیں کہ دیں کہ تم تھکرنا کر دے ۔
تیر کا مام بھائے گا ۔ ۔ ۔ سارے یہ میلکتیں یہ ہیجے ہی کی
اوہ اُوچھا ہوا ۔
یہ چھ بڑا ہے ۔ سارکے پیشہ عمار این کوڑا کرتے ہیں تو اسے
زندگانی سے ۔ ۔ ۔ وہ میرے ہمہ سعفتوں سے اُتے ہیں دیں ۔ ۔ ۔
اے نہ اسے نہیں کہ دیں تو ۷۰ سے رابطہ کر دیں یہی یہ تھوڑے دوسرے
باکی دوستیوں سے ۔ ۔ ۔ زندگی سے میلانہ دوستی ۔ ۔ ۔ اُس میرے سعفتوں سے
اُس سے نہیں رہ سکے تھے تو قتل ایسا کہا جاؤ ۔ ۔ ۔ اس سعفتوں سے
سے ہڈو ہوں گے ۔ ۔ ۔ تمہارے کردار میں اس سعفت سے
کے ساتھی اس سے رابطہ سے مرد اور بیٹیوں کی طالب یہ ۔ ۔ ۔ تمہارا کا پیرو
پیشہ کی ایکٹھے ہاؤں یہی مرد اور بیٹیوں کی طالب ۔ ۔ ۔

بُرْجِمَہ کو فراہی کرتا ہے تو اس کو کوئی کوئی کوئی پورے سے بھے
ڈکھانے لگتا ہے جبکہ میں کہ میں نہیں۔ میرا خاتون سس تیک دل بھی
سے رہی ہے۔

میں مانستے داتی یا کسی
کو کہا نہ گزدی کھڑاں پڑیں جو برقی کے ایسے ہیں
بچپن میں وہ برقی اس طور پر کہا سمجھ کر قی خی بسار
ہائی نہیں رہا، لامہ بھی جو برات دشمن سفہ مالی اسی
ستوپ پر تھیں تھیں قائمی سے جو داتی اس کو
برقی کے کت ملک بس میں کے ذائقے گیلی بھارت ملک
سے پہنچا تاں ملک کو ملک کو ملک کے کت ملک
کو کیا ہے، ۲۴ میں سجرہ ند کو ملک کو ملک کے کت ملک
کی عاشقی کرتی تھی، اس کے ذائقے ہیں آرمونیا، ایک

تھے مدنی گئی سے تکالیف ہاتھی کے بعد شان نذر انگل مدد
جس میں اور دیہی جوونی صرف برتعالیٰ۔ اس نے پیغمبر کا رسمیہ رضاخیا
تو کیا تھا اُن مودودی۔ ہاجر شریعت میں مسٹے کے نے فلان نہر اور
رہن پیش ہنسی کا نام ملک ہوا تھا۔ اس سے شان نے فلان
ستھی بندھ دیتے گئے ہوئے پیر قیاق کرنے شروع کر دیتے۔
کچھ ووک میتھے ہوئے اس نے مقدمہ کردی۔
یہ دوست اُنکی کوچھ مل جائے تھے یعنی جنم ملی تو اُن
حالت سترے۔ سے ہیں۔ — تم بے صد
تھے تو ووک اپنے بیٹے میں اُنکی سے آگے بڑھا گی
چنانچہ بے کی ہوں۔ ملاب مادیتی پاہات پر کوڑ
ملب نہ شان کے کی ہوں۔ اُن سے دیہی یا اقا۔ پہبے اُن
اُن سے پہنچا۔ اُنے میں اُن سے دیہی یا اقا۔ پہبے اُن
مددواری ہیں۔ اُن سے مدد
مددوار کو یہ لکھو، شید کوں کامی پیچ جل پیٹ
تم ان سے باہم بھرتے ہو۔ بھر کسی دوہاری
مدد ہو آگے بڑھا دیجی۔ بھر کی پیٹ سے دہ پھانک
تھہ سہند و سہند یہ کام بھی ہوا۔ پھانک کھل گیا اور قرو
دھن ہو۔ کوئی بھروسہ دیتیں تھیں اس کی حملت ہماری پہاڑیوں تھیں
کہ جھوہنیں اساتذہ کی تھیں۔ شان نے پہنچا۔ اُنکی
یہاں آئی۔ دو بھنستے تھے تھے۔ میں کاش کر لے۔ لیکن ہیں۔ مرا اپ کو ایسہ آپ سے تو سوڑا بھوکت ہے میکن اسی ڈھن
دھن کی دلیل۔ اُنکی یہ ایک ہمنہ تکمیل ہو گیو۔ اس سے سرمیہ کردا ہو گا۔ — پیغمبر سے جواب دیتے ہوئے کہا
تم ان سے بھر کر بھائی۔ کوئی بھائی ہیں بلکہ اہمیت "ہے کوئی اپ سے مدنی ہے" — تم ان سے

کہ جھوہنیں اساتذہ کی تھیں۔ شان نے پہنچا۔ اُنکی
یہاں آئی۔ دو بھنستے تھے تھے۔ میں کاش کر لے۔ لیکن ہیں۔ مرا اپ کو ایسہ آپ سے تو سوڑا بھوکت ہے میکن اسی ڈھن
دھن کی دلیل۔ اُنکی یہ ایک ہمنہ تکمیل ہو گیو۔ اس سے سرمیہ کردا ہو گا۔ — پیغمبر سے جواب دیتے ہوئے کہا
تم ان سے بھر کر بھائی۔ کوئی بھائی ہیں بلکہ اہمیت "ہے کوئی اپ سے مدنی ہے" — تم ان سے

جیں جنہیں سب اور اُدھر اُدھر ہوئے ہیں۔ "اُلیٰ مرتبیتے" — تواندستے کپڑے
کیلے اُنہیں لے لیں گے۔ اسیں پالنک والیں چھاپتا ہے۔ "می ریڈ دا کس اسپسے" کہیں۔ مرن کی اکٹھائیں کو کرتے



ہٹی ہی دلترتی بیز کے پیچے اونچی شست کی گئی پر بھی تاب نہیں
بیداری مگر خوشی حس کا، تک فون سنتے رکھی جوں ایک خیزی
نالکے مظلومت صورت تارک بیز پر کے شیخوں کی حصی نئے اٹھی
جس سفے نالک کر رہا تھا اور بھر جائی رہا اس سے زیسوں تھیں۔
”میں کا اور ہیں کہ۔۔۔ اس فون کا بھر تو اس کرخت تھا
”اک انوفل رہا بھوئ۔۔۔ ایک احمد علیان ہے۔۔۔ دوسری
دھر سے ایک بودھا نہ آواز سنائی دی۔۔۔
”کیا ٹھاں ہے۔۔۔ ایک بھی بادستا کروڑ سے محبوبات مت کی
کہا۔۔۔ دکا اور نے اپنالی کرخت پہنچ گیا کہا۔۔۔
”یہ اس آپ سے پہنچے ملن کے، لپارائی یا ہی بکوٹ تھے۔۔۔
لہلہل رہ گا داں کے نام سے آئے ہوئے ہیں۔۔۔ ان کا ایک پرمنا
کرخت قدار سکھوڑیے تو بیان کر جائیں گے۔۔۔

بیت کوئی
بیکھنے جو کسی سمجھتے ہو جائے ہے حکایت نے ملنے
کرنے کا کام دے لیا۔ مدد و میری کیلئے ایکیسا ہیں تباہ کر کے
پہنچنے والے ہیں جس سے ہمچنانچہ مدد و میری کیلئے ایکیسا ہیں تباہ کر کے
بیٹے نہ ہیں۔ میں سے ہمچنانچہ مدد و میری کیلئے ایکیسا ہیں تباہ کر کے
بیٹے کیلئے بیکھنے والے ہیں تباہ کر کے ایکیسا ہیں تباہ کر کے
بیٹے ایکیسا ہیں تباہ کر کے گاہیں کے
کوئی مدد و میری۔ سمجھتے ہو جو دنیا کے فلوکی قتل بھی اور
دنیا کے سوت کاں بیٹے گا۔ — قرآن نے پہلی
اہم تجویز ہے۔ اس سے بینگنے ایشات ہیں سر ہلا دو۔

امان لائبریری

کے نتیجے مرف اس ناکوف کا بسم مبارکہ بکھر دیا گئے۔ پڑھات کے ہاتھے
کے نتیجے مرف اس ناکوف کا بسم مبارکہ بکھر دیا گئے۔ کوٹ رہاں بیرونی مسکن کے
بیچیں تینیں جو بڑی اور جو بیچیں تونے کہاں۔ کوٹ رہاں بیرونی مسکن کے
بیچیں تینیں جو بڑی اور جو بیچیں تونے کہاں۔ اس سے زانیں کہاں کہو کوئی
دھرم سے یہ رحمات۔ الہ ساتھیں اس سے یہ رحمات۔ اس سے یہ رحمات۔
لیکن سرایت سوچا رکا پیدا ہیں بتا دیو، ان مقامی فنڈوں سے فوجے
پہنچا ہیں اور تو فوارث رہتے تھے۔ ان سعومات کے لوسن سرکار کو
لیکھ دیا اور دو دو قلوب دو دو لان کا درجہ بخواہ کر دیاں سے سیدے
نے مگر ان پا تعاقب کیا اور دو دو لان کا درجہ بخواہ کر دیاں سے سیدے
زندان کا ولی کیا کوئی نہیں تھا۔ ایک سوچا رکا پیدا ہیں بتا دیے۔ اس سے یہ کلے
کھنکھنے پالی سے ڈریڈہ بکا بیٹا۔ بہرہ ان تک سے یہاں کو دکھ
مدد گیا اور اس سے یہ بنا پیدا ہیک تھوں دیا جس پر دوسرے بھی اندر میلا
گیا جیسے بدر ان کی سرگزبانی پر کب کرتے کے تھے کوئی کو عتیقی
ست تھے۔ لہذا ایک نئی سلطنت سے تھے تھا۔ اگر اور سبیش تو شاہزاد
کے ذریعے جس سے ان کے درمیان ہجے وان گھنٹوں تک، انہیں نے
پہنچے اور کافی مل جاؤ گئی۔ اس سے جبکہ انہوں نے فون کر کے اس
اعینت مکان سے بات ہبیت کی جس کے ذریعے ہاں ناکوف نے
کافی کارے درمیان کی تھی، اس سے یہاں تھا۔ اس کی نواب
کاظم محل عالیہ کے سید زرنی کے قدر بزرگ رکا اور جس اس سمجھنے سے باقی
ہیں الوں میں دہ ہوتا۔ اگر دہ بڑا کے کو افغان سعوم کے سے کو کوئی
لما سے یہاں آیت وقت اس کے درمیان میں اور ان کے لمحے تھے اس
کے بعد انہیں دہ بڑا کے دہ ایسے بچہ دہت سے رینڈہ دھنسی، تو فُادر
اکے سا ٹھوکل کے کو افغان میں اس کو مل گئے۔ یونگریں عتیق طبق

تھے مہنگائی کیلی۔ ” «ممن در سے کھایا اور پسند
کرنے والوں کے بعد ناکاف لے کر ایجاد پر مسلک دیتی۔

بیوں جو ہوں مال، ۲۰ ہفت۔ — دینہ نہ اسیکی اولاد ہےں جو کہ
لئے گی۔ یا تو ہم دنہوں، تین مسے تک پانچ ایک ماہ بھی ہے۔
لے، جو لہر ہے بات کر جائے۔ یا تیناٹھہ کھڑا ہے کا۔
ڈاؤن سر لئے دوست چلتے ہے سے کہا اور رسمی۔ رکھدیں۔ اس کے
ساتھ اس کے پیارے سب سے بیتل دیلان گروں اور ایک بھرتا
پانچ بھتیں ساخت۔ ٹھنڈی کھلا کھدا سے تیر کی بندیں اور اس
کے دامن، پہنچ یہ گیت ہے۔ اس نے ہیئت اور اڑتیں، اس
کے دامن خود کو رہتا تھا۔ اور اس سے ہر سے ہر سے پیارے گوئی کی
سرخیں بیکن، اسی سے پیار کوں تکیا راستا تھا۔ وہ انتہائی غصتو
وہ سب سے قد پہنچے گوں بعد تراستیز ہے کمال۔ گھنی۔
پیارے پیارے کوں، لگ اور۔ — پا کو سوتے کامل تھے
تھیں یعنی کوئی کوئی کوئی اور اس تھی۔
وہ کوئی بول رہا ہوں، کوئی کوئی تک اس، علاج ہیں بے۔ اور۔ —
کوئی سوتے کیا۔

لکھنے کا۔
”میں خان اور“ — بکاف کے لیے میں سیرت اور تاریخ
بندہ میں ادھر اسکے میں ہاگوس نے ایسی دی جوں پورت پریتا
لپیں سے بتاوی۔
”اذا ادا یہ قرآنی ایم ملائیں سے۔ یہ لوگ یقین پاکیتی سیرت
مدد کے لوگ ہوں گے۔ شکر ہاگو ہو۔ اب میں سیں سیحال وہ
ایڈنگز میں اور تکاؤ کے ذمہ اپنی کو سنبھالنے شکر ہاگو۔“

تیرہ ڈھن کے شادی کر دیئے۔
”یہ ڈھن ملیہ ہے۔“ — بالآخر قاتم بھوتے ہی ایک ہر سویں
جی آہرستن دن۔
”ہوسا صب سے بات کرائیں ہیں یا کو سوچیں رہ جاؤں۔“

پاکو ہولے صحت ہے ہیں کہا۔
”ایں ہاس۔“ — دوسری طرف سے استین ہمدہ نسبتیں کی گئی
اور پندرہ ہوں بھا کاں ہیں اور زیادہ یہ مٹانی دیکھی۔
”یہ ڈھن ڈھن۔“ — بہت دارے کے بیچے جو حیرت فیضی
تباہ یا کو سوچیں رہ جاؤں کی یا ان تھوڑتے۔ — یا کو سوچتے
سچیدہ بیکے کہا۔

”وہ بیٹ ملت۔“ — دوسری طرف سے بیکے نکتہ کر کیا گیا اسے
ہم پوچھ رہے تھے کہ اگر اور اور اور مٹانی دیکھی۔
”یہ ڈھن کو اس کل سرست کروان ان تھوڑے بھوپلیتے۔“

”ہاؤ نہ تے رہیہ ذات کا پورا نہ سہماں یہ سے بیکھی یا کیتی سیکرت
لی ڈھن تھے سئی نہیں تھوڑا گا۔ تم بھی الجھان پر لگا۔“ سویں ب دارے بیکے پر گئے ہیں بیٹے۔ بیٹ بھاں نے کھڑوں میں
ملادھن، خدا۔ — کوئی نہ کہا۔
”اپنا بیکتے ہیں بھی اور۔“ — دوسری طرف سے بیکتی سیکرت سرویں سے پیدا ہوتے۔ اس سے
تھاں لے اپنا بیکا تو اسے اخوند عساکر لے ہو گیل۔ ہیں نے اُڑیں لان کیا تھا۔ ہاکم تم پرست سیت پر کے رکھنے کے
لئے کھدا جان کے بھاں نے اُن کا سمجھ رائی یا اور تجزی۔ ”اُڑھ کیا لوٹی ہی بات سانے اُل سے۔“ — بڑے بے

حمد۔ — بڑے بے تکڑے بے ہے کہا۔

بیکت سے بیکت جو گئے کوئی حکومتی توں تھیں کہا۔

مٹن کی طرف ہمہ کوئی بیکت پہنچ دیں گی گیا ہے۔

کلاؤ میں کوئی بیکت کوئی بھی ہوتیاں ہیں کیا۔

کہتے ہوئے بیکت کی تھیں کوئی بھی کیا۔

کہتا وہیں تکڑات اتھیں۔ اسے کھے کیا کر لے۔

شیخ نویت جس نہ بیکت پر کرنے کے حد قابلے اسے
کے۔ اسے قلنے عویز بیکل سے شفعت پریں ہی کی

حمدت ہیں۔ دوسری طرف سے تھوڑے۔ — تاکوف سے کہا۔

ہم جا ہو جو دیکھی ہی۔ اتنا تو فیصلہ مسلم میں سے پکڑ

بیکی دے کر کہتے۔ سوہم جس۔ — جال گئی اسحق نے فخر

لی اُڑھ تھے سئی نہیں تھوڑا گا۔ تم بھی الجھان پر لگا۔

”اپنا بیکتے ہیں بھی اور۔“ — دوسری طرف سے بیکتی سیکرت سرویں سے پیدا ہوتے۔ اس سے

مکررات فی صابستہ کو سمیے رہ سکتی گرفتاری بروز پر مکملی ہوئی۔ اس میں یہ سب جیجن بھر دیکھا گیا۔

سے وہ بہت دیتے جاتے ہیں اسی سیش رہشت جن لیکھا سے ”جس تبلیغ دا، جوں ڈا“ — دوسری طرف سے آواز سنائی ہے ان بیکن، ہوٹ سے کچھ بیکن سے آئی تھی اور زندگی کے پستھن پر اسی سے بیکن کی خود جو گائے تھیں بید کا دڑکانہ منجھ کے پری یوں تھا۔ اسے تدقیق کر دینے کا کام منجھ کی عمر میں ہوا اُن سیسیں اسی اے تدقیق کو دینے کے لیے کام منجھ کی عمر میں ہوا۔

نہیں تھے اس کی وجہ سے اس کا دل بیکار رہا۔ اسی دل کی وجہ سے اس کے دل میں خلائق دیتی تھیں جو اس کے دل کی وجہ سے اس کے دل میں بیکار رہا۔ اسی وجہ سے اس کے دل میں خلائق دیتی تھیں جو اس کے دل کی وجہ سے اس کے دل میں بیکار رہا۔

حکمات یہیں اور توانا وہیں اپنے کو بخوبی بخواہیں۔ ملک نہ کہ ملکت ہر دوسرے۔ یہیک ہے۔ دیس سے تم اپنے
اس سے میں یا بازگرد لارے سے تی تلاوت مارش اندر یون کا اس گلال سے لفڑا لایں گے جیسا ہے۔ یہ حادثے میں سے
کوئی حادثہ نہ ہے تی امیہ کا لکھے۔ ڈیال مون ڈیٹ کر لے ہے۔ ٹیک نے اس حدثے میں ہلکی دل نہیں فرستاد۔
ٹیک نے اس سے بہت زندگی کا دکار کر دیا۔ اس کا دکار کر دیا۔ اس کا دکار کر دیا۔

لہی کا کن کر کوئی سوچا ہے اور اس سرت سے پیدا ہے۔ اب ہوں گے۔

اپنے مساجد کی بھت بڑی اس نہ ہے کافی۔ اور اپنے اوس سرچہ
لئے نہیں اپنے اپنے بارے بارے اور اپنے بارے بارے اس سے
یہاں پہنچا جائیں۔ اور اپنے بارے بارے اور اپنے بارے بارے
ستون پر سے جمع کیا جائے اور اپنے سے اپنے بارے بارے
بکارے بکارے جیسا کہ کوئی کامیابی اس سے
سے قبول نہ کرے۔ اب اسے بندی بگی ایسا بیت کہ اس سے



شہزادے کو جو شہزادے کے سو نو جنیں ہوئیں اور پھر اسے
سیدنا برلنگٹن ہرن یا نا گیا۔ رینڈنڈن کے درست میں اسے
ہمچلکے اولاد وی تھی کہ رینڈنڈن کا اس جوشن کے نہ ہے ہاں سنتے
ہوئے ہیں۔ اس تاریخ سے یہاں ہم رینڈن کو ڈھونڈنے لگے ایسا کے
بعد اس وقت تھیں سے اس کو ڈھونڈنے سے بھرپور سیریز ہے اس بھی سارے شہزادے
تھیں رینڈنڈن کا حاصل کرنے والی تھیں رینڈنڈن کو اسی صورت غائب
ہو گیا تھا یہ سے گھوٹے کے سارے سیریز اس سے تاریخ کے
حول ہوا کہ وہ فوج بھنل شیرق بانگراں مال سے جس مزیدہ مسحوبات
مغل کے۔ شاید اسی ہرن کوئی لا اسی اسکے ایکشن جل جسے دیکھنے تو
اس ہرن نہ ہے جیسا قدر سکر کے متعلق ہے جس سے اولاد جلدی کی جائی
لے لیکر ہو جائیں اس، بلکہ اسکی حقائق یہ مساحت سے جو گی اس اور
اک سے اسے کوئی دکر جائیں کرو جائیں۔ مساحتی اسی وجہ پر

AHSAN LIBRARY

L-B Sector 11-B
Noida U.P.

من دیپ باتھی ای کرہ جاتے ہیں۔ حال آپ لائیں ہوئے
ہے۔ یہ سے وادیں روایتی رہتے ہیں۔ سے گئی تھیہ کہ
خوبیر رشتہ نہ رہا ان میں اور ہجتے۔ جس پر احمد وہی
میں ہوں گی یعنی آپ دیوانہ ہوتے ہیں شیخ ہوں۔ سے
خداوندی ہے۔ میں ہوئے خودی رہتے۔ اور وہی سے خودی کہنے کی
کسی وجہ سے شہزاد کرے کا بال بل شکری تھیں۔ — عمر
کسی سے کیا ہے شہزاد کے ہیں کہاں
جس سے بھتھی ہے ہیں کہاں پر کوئی دفعہ کا پوچھنا۔

جو ان کی سخاولی الحمد للہ جسی ہے ہدایت نہیں جاتے
جس۔ — عمران نے ہدایت ہوئے کے سامنے
کیا کہ جسیں پہاڑے سے رسمیتی دی۔
خداوندی سے بھتھی ہے کہیں کہیں
تو میں ہوئے ہمیشہ ملی۔ دریاں نے سبی خالی ہندست سے
تمہیں لفڑ دکھنی دیں تو میں انہیں یہ آں پیکھاتے
ہیں۔ — سے کافی نہ سرت ہوئے کہا۔
یہاں ایک داروں میں ماحصلہ میں صدقی ان کی شہادت دعویٰ ہے
کہ اس نے بھرپوری سے ہے۔ اسے اس سے پیش کیا ہے
کہ اس سے ایک جانشینی کیا ہے۔ — عمران نے کہا
یہیں آپ نے دریاں کھلی ہیں۔ — عمران نے کہا
جسے دیکھ دیکھیں یہ ان کے گیا کہ اس سخاولی
خداوندی کو سمجھی۔ اور اسے کہا۔

اوہ مظہلی دار روز کی تحدی یہ وہیں ترکیے ہا لائے یہ حشوق
سے۔ کیا میں یہ کوئی درج سمجھیں ہوں۔ — میں کافی ہوئے کہا۔
اوہ یہیں ایسیں آیتے امیں پہنچتے ہیں۔ — عمران نے کہا۔

لے مسکنے ہے تو ہے رفیق سے رفیق چکر کہ
میں کافی ہے۔ میں کافی ہے اور قدری کی سب سے
خداوندی ہے۔ میں ٹھوٹی رہتے کوئی گماں نہیں
کسی وجہ سے خودی رہتے۔ اور وہی سے خودی کہنے کی
کسی وجہ سے شہزاد کرے کا بال بل شکری تھیں۔ — عمر
کسی سے کیا ہے شہزاد کے ہیں کہاں
جس سے بھتھی ہے ہیں کہاں پر کوئی دفعہ کا پوچھنا۔

سیدہ آپ کی خودی ہے ہیں کسی اور مطران سے اپنی
کہنے کو نہیں پہنچتا ہے۔ جسیں کہوں ہے۔ جسکی
کیا کہ جسیں پہاڑے سے رسمیتی دی۔
خداوندی سے بھتھی ہے کہیں کہیں
پیشدبی میں کھلی ہیں۔ — سے تھامنے کی
آپ بھک آپ کو زیستیں کیں۔ اس کے سنتین کی تھیں
اوہ بھک آپ ساکنِ زمین کی آپ کو ہو کے جمع
کے۔ اس نے بھرپوری سے ہے۔ اسے اس سے پیش کیا ہے
کہ اس سے ایک جانشینی کیا ہے۔ — عمران نے کہا
یہیں آپ نے دریاں کھلی ہیں۔ — عمران نے کہا
جسے دیکھ دیکھیں یہ ان کے گیا کہ اس سخاولی

لے جائے۔

جس نیوں ملکہ دا کے، لکھی ہوئیں۔ کہ سے
بیٹھتے تھے وہ اسی جوین کو بوری ریختیاں ہیں
خوشی دیے۔ تھاں کو بور جوں سے بیٹھنے سے اس
جتنی پرستی الیک، جو اس سامنے کے اس سے
بے خاں، سے کی تو اسے عیناں ہمارے اس تھاں دیا جائی
خوشی لیکی سے بیکیں دھوئے لے اسے اس سے
اوچا گز لیجیں سے بے اپنے آپ کو خاہ کر دی۔
خداوند سے متعاری ادا کیں جیسی ہے اس صادقہ
توں بیان کی دہ میں پہن، ہم ہمارے دلوں وہ دیکھتے
کہاں تھے واقعی سیرت سروں کے لیکن ہرست
کی کیک ہے نی خواہیں ہر دنی ہو جائی۔ — یادہ فرمیں
حکم نے ہے۔
تھاں کیا شیخ ہی برسکتی سے۔ سریں لیاں ایں
دوں کے رہاں سے جوں اُنری سب یک ہی
ہوتے ہیں۔ سب پہنچیں بیکیں ہائی لوگوں دیں جیسا
تھاں کو دیجو، رہاں سے چاہیہ ہوتے۔ کہاں ایسے
ہیں قریب رہاں یا ددھری سیرت سروں کی آ
پہنچ کی سکتے۔ — رہاں نے سکاتے
کہ اور ایک ہر پہنچ کر سنس پڑائی۔

کو کریں گے۔ ہمیں دن۔ — سس تھا تو نئے کام ابھی اور وہ دن کی طرف
ادی دی جی ہر ماں مکارہ کر جے۔ میاں اس اب ایک دن کی طرف ہے
تھے۔ اس کے تجذبات اس دن سے ہے تھے ممکن تھاتھات تھے۔ اس
کے اور زندگی ایک دن۔ جو سمجھتے ہیں۔ — تھا اسے کیا کہ دن
کی طرف ہے اپنے تجذبات سے۔ — سس تھا تو نئے
تھے۔ ہبے بھے جیسے جیسا جا درست ایسے سچا۔ تھوڑی دیر پہ
وہ دن کی دوڑ۔ اس دن اس کے تجذبات کی طبق تھے۔ اسے
پڑنا کی تھی۔
جوہ کمال سے اس س تھا۔ ایسا بھائیک۔ — سس تھا اس کی سمجھی
جی۔ وہ اپنی بیرت ملی۔
نیا اس اب پہنچتا تھا۔ اپنے دمکتے تھے اور اس کے تھے۔ اس
تھے۔ اس اپنے بھائیک جی کی طرح تھے۔ — گذاں تھے مدد
ہوئے جو اس اب اس اور کام سے پہنچتا تھا۔ اس کی طرف اپنے گیا
اس سے کوئی ایس کا اٹھنے نہ ہوا، بلکہ کوئی بعد پڑھائی کی جوہنی کی
مکانی کو اپنے گیا۔
مشکور اپنے میاں جیسے سس تھا تو درد اس اب کو اپنی میجھے
رکھا۔ اس سے حادثات کے تھے ایں ایس۔ — تھا اسے کیا
تھاتھات سے پہنچا کیا۔

بہت سی قسم کے دوستیں ہیں۔ اپنے راہ میں کوئوں وہیں جیسیں اور جسے شکر دیجیں ۔۔۔

احسن لائبریری

۲۱۰۸ ستمبر

گروہ کوہاٹیں

س جھاؤنے مکار نے بھئے کہ۔

بیٹھے سیں تھاوی، اور جو دلچسپی نہیں بھئے

تھا ان نے کس اور اس تھا تو سر وہاں اس کے باقاعدہ تھے جو

کی طرف پڑیں۔

بیٹھا ہے اسی تھے۔ تھا اسے ملکہ دیجیں کہا کے اور

اس اور اس کا بیٹھا کیسے کہ کے پیچے بیٹھا۔

س جھاؤنے کو جیاتے۔ اس سے وہاں سے مٹھے کو رہتے

تھے وہ رام اس کے سکرت سروں اسے پیدا کیا تھا۔

لیکن اس سکرت سروں اس سے تھے اسی کا اور شرمندی

خداوند نے بھئے لے دیا اور اسی کو اگھت تھا کہ تھے

ہے کہ۔

بیسی جھاؤنے ہوں۔ بیان نے مکار نے بھئے ہو پیدا

کیا وہ سر وہ مولو جسی دلخواں نے سب سے بڑی فکر کی

سے۔ تھا دمے اسی نہ سوت بھر سے بھئے ہیں کہ۔

اپ سرف ناں سے حاپا۔ تیکیں سکرت سروں سکرت

تھے۔ بیان نے مکار نے بھئے ہو پیدا۔

بیاں۔ اور کوں سے پہنچ اور احمدیت نہ کر تھیت بھرگی۔

میوہ جھاؤنے، جیسے جسے بوڑھیں ساری تھیں وہ اس ان شدید مذہب

تھے وہ کے پیچے پرستیں وہ سوت نے پر رخت تھے

تھے۔

بیک سے میں اُنہیں کال کر دیتا ہوں بیکن سفر مدن پر کر

جو گی۔ جو گی اسی پر ہے اسی پر ہے جیسا۔

لے دیتے ہوں۔ جو گی دریں رکھتے ہے افسوس

بیک کے اور جو گی دریں رکھتے ہے افسوس

تھاں سے کہ اسی کے پیچے مل گی اسکا

ہے۔

اور اس تھاں پر دشادت ہے۔ بہت شدید

کی تھے ایک جھٹے جاں بیداری۔

کو دیکھتے ہوئے بہت صدمے میں کا اور شرمندی

جسے بیان نے کار بیک دی۔ اس کی وجہ دل دیا تھا

کہ اس سے آمدے گی اسی پر ہے کہ جو ایک دن کا

بیک سے بھی نہیں۔ بیک بیک سے۔ بیک اس سے

عیادت میں آتے ہیں اور شدید تھا اس تھا دیں۔

عیادت ہے جسے اس تھا وہ تھا کرتے ہوئے کیا اور

کیا کرنے ہوئے کے؟ اسے گے پر ملیں۔

کیا کیا پیدا کر دیتے؟ اسے کیا کیا کر دیتے؟

کیا کیا نہیں ہے اسے۔ اسے کیا کیا کر دیتے؟

کیا کیا نہیں ہے اسے۔ اسے کیا کیا کر دیتے؟

کیا کیا نہیں ہے اسے۔ اسے کیا کیا کر دیتے؟

کیا کیا نہیں ہے اسے۔ اسے کیا کیا کر دیتے؟

کیا کیا نہیں ہے اسے۔ اسے کیا کیا کر دیتے؟

کیا کیا نہیں ہے اسے۔ اسے کیا کیا کر دیتے؟

کیا کیا نہیں ہے اسے۔ اسے کیا کیا کر دیتے؟

جیں اور جو زف اس کے ماس خدا چک اس کے لئے۔ فیک سے بھاگ پڑ دند شکریہ میں نے پیک کر پا ہے اس کے پیشین دلادیں گے کہ اس تک لاٹی خوف سے کار بھر اس کا خالی سیدارہ اس سے۔ تپے یہ نکد ہو گر آ جائیں۔ — ماننے تو پھر وہ بیتیں آتے ہیں اس کے تو آپ کو کاشی اور اخترے صہ کر کا اور پھر تو سُن کروں اس سے رسمیہ، رکھ دیں۔

لیکے نام موریہ کی ویجت آرہ پاکیں گور
کتب نے بہل جانے سے۔ یہ بہن لارکی کوں
چھوڑتا ہے۔ شرم ان کو پسے گئے ہیں۔ — محل قرب پھینے ہیں
لیکے نام موریہ کی ویجت آرہ پاکیں گور

وہی سے فتح بدر
بڑے ۔ اسی سچید بیان ۔ وہ یہ مردی آئے
کہ ۔ لیں ۔ اسی سچید بیان ۔ وہ تاکہ لمحت بہت الی
ہیں ۔ عرب ہے وہیں ۔ بھروسے دات کے تو وہ خدا جائے
تو وہ پریاں ۔ بھروسے یہیں ۔ بھروسے اور بھروسے دیں
بھروسے دیں ۔ وہیں ۔ بھروسے یہیں ۔ بھروسے اور تھہست یہیں ۔ اسیں ۔ اسیں
بھروسے اور بھروسے ۔ وہ قوی پا کو کوئی بھروسے
بھوسی یا کوئی اڑکے ۔ کہتے ۔ کہا ہے یہ اسیں بھوسی
رکھنی ایسیست ۔ اسیں ۔ اسیں بھروسے دوں ہی گلتیں
ہے ۔ بھوسی ۔ وہیں نے سکراتے ۔ جسے نہایت
ہے بھوسی ۔ سچید بیان ۔ بھوسی ۔ اب اس تھاں کو ایک بھوسی
میں غلی ۔ پھر ستر اندر بھوسی ۔ اسیے یہ مہنگی نہ آئے گی
۔ اسیے ۔ سب کے حکم ۔ اس کیا ہمیڈ ۔ دستے کی

ANSARI LIBRARY

• B. Sector 11-B
North Karachi.

بگوٹ کوپ اُس کی بدھیں دے کر جو تقدیم اس کے
بے بہ کی بیٹھنے کے لئے بیکھرنا پڑے۔ اور جو کہ اس نے کے
بعد وہ خوش شیرن سے فتنہ مور پر دشکوست کے مدد و معاونت
وں ان یک صفائی سے اُندر اسیں تھخت ہو گئی تھا۔ یہاں اس نے
یا کوئی بھائیں اسیں ہام سے خوبی ادا کی۔ اسی اسی کی وجہ سے
وہ قوت کے نئے اپنے بیوی سے کروپ سے ہمول تھیں۔ رکھی تھیں
ہمیں مصرف وہ اور ہم تو نہ تھیں۔ لئکن اس کی تقدیم
بہت سے گوچوڑ تھیں۔ لیکن اس سے وہ اس کی وجہ سے آتا تھا۔
اُس کا بارہ قوت سخت احمد اس اور اسے لگاندی تیز لگڑہ کی
خواست وہ اعلیٰ تھی۔ اسی سے جو کوئی ملے اس کو اپنے نام
ساقی اس کو کوئی راستہ نہ رکھا۔ پھر اسی نام سے جو کوئی
بھی بیٹھدی ہو پہنچا۔ اب جو اس سے پہل شکنٹ ہو گئی

"لئے اگر وہ اسی کی بادیوں کا بھائی تھے تو کیا اسی
کی بادی یہ بھائی تھے کہ جو اس کی بادی تھے۔" —
"جس کو زخمی ہے۔" کوئی جواب نہیں دیا۔ مگر نہیں
تسلیم ہے تھا۔ بھیس کر کیا۔ لیکن کہ اس کی تصدیق فتنے
کے لئے اُس کو وہ اس اساتھ سے ایجاد کرنے کے لئے اُس کو
خراز سے ہے پھر بھائی تھے۔ اس کو کہا تھا۔ "تم اُن کے
بیٹے کو تو یہ سے بیال ہیں مال دیجیں بیال ہیں مال دیجیں
پہنچے آں۔" — جو اس سے کہا۔
"جس کو زخمی ہے۔ مس کو تو کوئی مدنی مدنی ہے۔"
یہیں کہہ دیوک وہ نامہ 24 دو گی۔ ملائیں تھام
یہ اس کو اس تھاموں اپنے ساتھیں سمجھتے اور اس کے
خواں نے کہا تھا۔ اسی وجہ سے تھا۔ جو اسی علاقے
بہب اور تھوڑی اُنکے لئے ستر سکر لے پیدا ہوئی تھیں
جس کی وجہ سے اس کو اسی علاقے میں پیدا ہوئی تھیں۔

احسن لاپریسری
11-B سکٹر 11-B
لارڈو گرامی

ہدایت سے ہے۔ اسی مکان میں اپنے اپنے بھائیوں کا ایک اس طرز ہے۔
سماں حال نہیں کیا جاتا بلکہ ایک ایسا طرز ہے کہ کسے
وائیلہ لے رہا ہے، زمانہ کیا ہے، ایک ایسا طرز ہے کہ کسے
کو کہا جائے اس سے دست و ہدف کو کہا جائے۔
لیکن اسی طرز کی سماں کا ایک ایسا طرز ہے کہ کسے
میں اپنے بھائیوں کی طبیعت تھا۔ اسکے ایک ایسا طرز ہے کہ
بند رو، اس کی طبیعت درجہ بند تھا۔ اس سے اور اس سے ایسا کہ کہیں
تھے اس سے ایک ایسا کہ کہیں اس کے ساتھ رہا کہ وہ اس
میں رہیں، ان سے ایک ایسا کہ کہیں اس کی طبیعت کیا تھی تھا۔ اس وہیں تھا کہ
یہ ہمارا ایسی طبیعت سے لعل کر سکی وہ باہمیں کسی قدر اس
اس سے اس مدن رہا وہ کسی پیدا کے کامیابی کی ملاقات ہے۔
بہرہ، اس کے بعد یہ سے میں ملاقات ہوتے ہیں میں گئے
کے گا۔ ایسے تواریخ کا خذش درکار تھا تھیں وہ میں کہا تھا، اس
تھے ایک ایسا کہ کہیں کہ اسی سے ایک ایسا کہ کہیں کہ اس نے
اپنی مددیں اپنے اس سے ہی میں مصروف ہو گئی۔ تھیں ہمارے ایک گئے
مکان اسے دو اسی مددیں پیدا۔ اس مددیں دو اسیار بھی پیدا ہیں پیدا تھا۔
اور دوبارہ مددیں دو ایک چینی پکانہ تھا میں جو یہاں اسے تیار سے
اکٹھیں کہ دو کھل دیتی وہ وہ آئتا ساکیا۔ دوسرے نے وہ اٹھا۔ اس
تھے جن ایک ایسا احمد رستم بان سے جو ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک
فریب ہے ہمیاں تھا کہ اسی نے ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک ایک
میں تھے اس کا دیکھ۔ مدد دو یونہ

ا حصہ نے سکتے لا انسانی سرچ

اس کو بھی بھر جائے تھا۔

وہ کوئی سوتے نہ میلادات یا کوئی محیر ہیں یا کوئی پیٹ سوتے نہ ہوئے اور اس کی آنکھیں بڑیں۔ اس سے
بڑی دلائل کی خالی کے لئے وہ اپنے ۳۰ سال سے قدر تھے اور اس کے پیٹ سے سوچ رہا تھا کہ کھانا
یہ مدد ادا کرنے کا اصراری عورت کو کے کہا تھا۔ اس کے پیٹ سے بڑی تکمیل کی گئی تھی۔
”پھر مدد نہیں یا اسی سبقے تھا۔ اس سے دوست کی بیانات
بھی فریادیں تھیں۔ کیون کہ کوئی پرمند نہیں ہے اس سے دوست کی بیانات
معومنیں تھیں۔ — رسول آزاد اسلامی حرب کوں کوئی کوئی

جو پیمانی سے اور اس آدمی کی مکملگرست ہے۔ وہ کوئی بھائی خواہ نہیں
وہ سعیت گردیدنی پا بیٹی سیدرت سر وہیں سے ہے۔
”بیسے بیال میں ایسا کہنا چاہیے کہ از کم یہیں اصل وہیں
کہ مدد ہے۔ — مدد آزاد ہیں جا اپ دیا کیا۔

”اے صدر! مدد دیکھ کر دہ تھے سب کوئی دوست کی
بیٹ غیریت جا کر اس سے فواد ہے دوست کی بیانات
لے کیا۔

”میں تھے۔ — دوستے جو اپ دا۔ میر ”اریخ
ڈیکھ کر بیکھری بیتی بھری ترینک کی اور اڑیں ساف دیکھ دیں۔ یہیں
۵۵ ہزار کے دریہاں کوئی بیانات نہیں۔ یہ مدد گوں بعد کاربر دوست
لئے بھی بھریتے کی کہا تھا۔ اسی مدد اسی مدد کے دلائل
اور بعد ہوئے کی کہا تھا۔ اسی مدد کے دلائل
کے پیٹ سے پھر بھی سکنی اسی مدد اسی مدد کے دلائل
بیانات گئے وہ بھی بھر دیں تو مدد دلایی سے تباہی کے
لئے۔ — بھر دیے کیا۔

جی کا سر کوک کوڑی سے بھوک رہا تھا اسے کہاں کی
ہے بیرا ج دی جی کوک کوک تباہ جو کی تباہ ایک ایک اس سے باہو
بھی، اپنے سرفتاری کے بیویوں جو گیا مہماں رانی شمعی رائی کو
بین جیسی بیانی گی۔ جو سر سخنان، ہر دن، دلسر کی کل غافلی
ہر دوں جاری ہے۔ اس سے تیس دیسے دلڑاہ وہ آؤ
بہت ان پر سے اور نہ اس سعید بیس کوئی پڑھے۔ اس سے سر
ساختا اس سے یہ ستم بھی رہا کہیں اس سختے جس اس لامی
میں کوئی بات نہ مروں۔ اس سے عوام، اسکی بیکاری پر دل
بیس ایک پرستے سالانہ بھوتی شیخ نہیں لیکے کر رے گی اور اس
نظر نہ لیکے تھے وہ اپنے بندوقی لگنی سے ہے جس دل اس
لے کر بیٹھتا ہے۔ جو اس سے نصیب ہتا ہے بھی دل اس
قیامتیت میں فدوی مسوم مریں ہوں لشکر۔ — بولیا
تلک دھنی اور اسی کے ساتھ ہی رہیں کوچیں ہے۔ سچے بھائی
دیکھو رہے ہیں جو اس ناکوف ناوشی بیٹھا ہے ساری لشکر میں
نہ۔

اس کا مطلب ہے صندھ کو قنارت (اندر خود اسی پوچھا
کے پیدائش ہوتی ہے اور سر قلن پر مدد بھی اس کے لئے کامیاب
لئن فی عمر ان کی اور دیس بیٹھیں ہوں تھیں مدد دوں ہر سے بھس سنس کر
تھیں کر رہے تھے۔ اور شہزادی کے کر رہا تو دوں جس کیا ہے
تھا۔ تو پہنچیں یہیں کہ راما ہو دیس بیٹھیں اس کے دو جلدی سمجھیں گے۔
اور دل ایک دیکھنے ہوتا۔ جیسے سوچا اکب کو ہمادوں۔ — سر ری

سچنے کے جس مدرسہ میں تھا۔ اس ساتھ ہے —
کی بیکار، اور بیسمیل، اسی کی تھی۔ جس سبب ہے مجھے آجھا تو فراز
میں سے خدا جو شکر ہے ۔ ” عربی لکھ رہا تھا کہ اس کو اسی
وہی اور اس کے ساتھ، قرآنی درستگان کی ادائیگی میں دوسرے
کوئی دعویٰ نہیں کیا تھا۔ وہ محدث کو سمجھتے ہیں کہ اس کو اپنے دعویٰ کی
ایک کوئی تڑپی ہو سمجھتے ہیں۔ مثلاً اس کے ساتھ میں کہ اس کی
ستہ ” — ادیالاک میں ایک اول اسلامی دینی ۔
” اس بڑی دین کو اپنے ایک مدرسہ میں جائی جس دروس تھاں
ادغامی تھیں تھیں ۔ اس ساتھ خاہی تھے داڑھا کسی دکس پر بننے
کی وجہ ” — صدر تھے کہا۔
” یہی جس مجموعہ کرتی ہے اس کو کہا تھا کہ پڑھی تھے اس پر
وہ اُسے ادا نہ کرنے سے گیا تھے ۔ ” — جو نہیں تھے جسے
بیکار کیا اور اس کے ساتھ بھی دوسرے دو بیکار افسوس نہ ادا کر
ڈالنے کے پاس کی اور زانی شرعاً ہو گئی ۔

”جیس دا جا تو من“ — ایک بھاری آواز سندھی
”جودا فیں ہے بآ کھل دی جوں ترلان یہاں ہو ہو وہ سے
اک سے بات کرو“ — دلپٹے بچے میں سمجھی تھی۔
”ماں میں پنچ مشت بنتے رہا“ اوس سے پہت لگے ہیں
اس بھاری آواز کے لامک ہولک نے جواب دی۔

ویا کوئی سے اپنی دل ریکھ لے کو کوفہ ہے۔ تو کوئی میرت نہیں
ہوتے۔ اس کی صورت بخوبی کہا جائے کہ اور جو کوئی نہیں
کافی ہے۔ افسوس تھے کہ بیٹ وہ بیکاری کا سبب تھا۔ اس کی وجہ
کے۔ جگہ سیکھ۔ — جیسا کہ سب سے حکمت سیکھتے تھے اس
میں اس۔ — بہ بیانے کا ارادہ تھا۔ بیٹے کو بدھنے کی توانی
تھی اور۔

”بڑی صد۔ — بوبی کی آواز سنلی دیتی۔ تاکو فہرستے صدھری
تھے دوڑاں۔ پیچھے کے والیں تھیں اُن سے اور اُن کو پڑھوں۔ دلف
ڑجو گی۔ اس نے بھرپور اپنی اولاد تھا اور اس کے لیے تحریک
کر رہی۔ سے سیدھے قیا کا ب۔ اس لریا۔ بڑی صدھری کے درپیانہ
جنہوں اُنہیں اپنی آگی مدد نہیں۔ خود بیس پاں ہو جائیں۔
”میں انکو ارمی پہنچوں۔ — دوسری طرف سے ایک سریں اوزن
تھیں اور۔

”مذہبی رسمیتیں سے اس بنا بھول۔ کیک پتہ تاریخ بھول۔ اس
بیچ واقع ان ستر شیس کر کے بیٹاؤ۔ — کوکوف نے بیچے کو کوڑت
پڑتے ہوئے سماں تاریخ بھی جس کیا۔
”اوہ۔ میں سر پرست پہنسچے۔ — ایک ستر لڑکی تھے بھی جو ان اکواز
جس کے اپس دیتا۔

”دیچہ روز کا کوئی کوئی تھہر لئی روان۔ — کوکوف نے تھہر لئے

تکانوںے کہ اور ناکوف نے کٹ بیٹی سمجھ کر رہے
 اس کے چہرے پر بلے پناہ مرت کے
 تھے۔ اس نے تکانوں پر اتف الیت غائب کرنے
 اور اس کے لذت افسوس اس کی بہت
 کامیابی تھی۔

قرآن نے قُلْ تَعْرِفْ کی مدد سے اکتوبر ۱۹۷۳ء کا چھپا پڑا
 یادگار لیکن وہ فوری طور پر مکافو پہ بانٹنے لایا جاتا ہے۔ اس کے
 بعد اس پبلیکسے گروپ کو ٹریس کرنا تھا۔ اس نے قُلْ تَعْرِفْ پر
 بیٹ آف کر کے وہ تحریر نے سے باہر آگئی تھا کہ جو حق ایک
 بھوتی سی مٹیا لے رنگ کی پتھری احتیاط کے قریب آیا۔
 ”اس یہ پتھری سی ڈرامنگ روم کے باہر کوئے میں جمعی
 دی کی ٹوکری میں پہنچی تھی۔— جوزف نے کہ تو عمر اندر ڈنک
 ”ارہ یہ گواہیون ایکو ہے۔ قاتل میں کسریو اللہ ویوڈیکی نون
 لیکن یہ آف ہے۔ میں سمجھو گیا یہ اس مسٹکاف نے مالیں بد
 ہے۔ ڈالی ہو گی لیکن حفاظتی نظام آن ہونے کی وجہ سے۔
 ہو گئی۔ ہونہہ اس کا مطلب ہے تکار کر جائے ڈالے پر
 بقین نہیں آیا۔— قرآن نے سر ہلاتے ہوئے کہ اس پھر

“اکیٹھو۔۔۔ رابطہ قائم ہے تے ہی آغاز سئی دیں۔۔۔
” ان بولنا جوں ظاہر کے بی۔۔۔ ان کی ایک چیز
سچے نہ رہتا۔۔۔ وہی کی کوئی تباہی وہیں نہیں موجود ہے
تے گے کہ ان کی تحریک اور۔۔۔ یہاں ہمیں صرف تحریک ہوئی
بڑھی۔۔۔ اس سے میں اس کو ادا کر دیں۔۔۔ سا ایک دن
کے بیٹھنے کا ساتھ۔۔۔ اس سے میکھیاں سے چھٹاں کو فری
کے۔۔۔ پہنچنے تو ان پاہتے جوں۔۔۔ تم ان سکھے تھے تھے
جی۔۔۔

نیپ سے جس بڑی وحدات دے دیتا ہوں۔ اپنے اسے ہل کر۔ اسے بھی ایک معلوم سے ہے۔ ہمیں نے فیلم، قصہ، یونکھاں، بیویوں میں ترقی ان کا کام کروانے سے مردی کے

لکھ لی اس بھئی کی تھی کوئی بیان سے بہت کر اس
کے دوسرے ہے اس تھا جو اپنے اور اسے کہا کہ
ایسا جیسا نہ ہے اس کو دو " — تم ان سے مخفی
اور بڑا سر جنم رہا اس کے کو صرف بڑھو گی اور جو
جسی اپنا کہا کریں گے وہ مقدمہ تھا ان تک بھت اپنے کم طبق
س کی تحریک اسی مدعی بھئی پر تحریک کی تھی اور اسی صورت میں
بحدیثی کے بائیے ہوتے تاریخ سے پہنچے تھے " اسی
اہم ایں کے ساتھ یہ تحریک بھت مادہ نہیں تھی۔ قرآن کے
یہ مکاریت احمد بن حنبل، دہ دیہی تحریک سے اس کمر سے درج
گئی تھیں تو ان بودھوں کا خدا سیہوڑا اسی کا کہا کر اس نے فرمایا " میں
مذکور کر دیتے ہیں " — رام قائم ہونے کی آزادی ساتھی دری۔

" اسی کے باہر کے قبیلہ کا ایک پیش افسوس
اس کے دوسرے بیٹے کوں کی کوٹھی ہے ایسی دن جس بودھ سے
ست کر رہی تھیں اگر تو یہ کہا گئی صرف تحریکی ہوئی تھیں
یہ بھی اس سے تھے۔ اس کی بھی نگرانی کرواؤ۔ کہ برا بیکر کے لیے
نہ کے بھائی کا ہے۔ اس سے یہی بھروسے لینا کو شویں
کے اس بھائی کو تھا بہت بھول " — تم ان سے تحریک کی
بھائی۔

ڈالنے سے بڑھتے ہوئے کما اور فاتح سیٹ، جو شاہزادہ تھا
کے انتشار پر ملکیت ہوئی۔

میر سے غیر تھے اُن ساتھ ہیں دو گیئے سے دوں جو لفڑی
بنا کر نے والے اُسے جی سوارکار تھے۔ روزہ روزہ اسی طرز
کو ہدایت کر کے دوں سے دو ہری تکھانیا اگر وہ جسمی ہے دینے پڑتے
ہیں۔ ایک دوسرے سمت سوتے کہ دوں کوں سے ہیں۔ جو ہے پہلے
کوہ ادا دوائی اور نے پہنچ کر کیتے ہوئے اُن کا حصہ
کار بہ قدر کی بندوقات سے بالعلق ملکہ ہے جو راجہ ہے۔ اسی
کے لیکن اُنکے اس کے پیشے ہیں سیدھے گئے دوں کوں

"یہ ذات سے بھروسہ۔ کیا صب۔ سکت کرنے کے وجہ
ذکر دریافت کو سر رکھتے ہیں۔" — پیغمبر نبیت صرف
لئے میں کہا۔

”اول درستے قابوکی اب اسکے تسلیم کو دیتے تو ہے یاد ہے۔
و نہ لگائی پارچہ رسمے ہو۔ — عمر نے سکریٹریت کیا۔
— کپریٹریٹ — اسی میں سے کپریٹریٹ ہے۔ وہ رجسٹریٹ
کل مردوں کے علماء ہیں یہ ہے۔ ہیں نے قائم ایک نہاد رہ
ہمہ کیا ہے کہ شانہ ۱۰۰ متر ایکار داں رہائش پاکو میں ایسا ہے۔ اس
نے اسے کوئی میں مدد کرنے کیا ہے۔ — تماں ترے یہ ہر تین جو ہے
پہنچنے، وقت صحت کرتے ہوئے کہا۔
”پہنچنے سہیت سے خوب نہ ہو، ہاتھ کو البتہ کوئی نہیں

بیوں کی بھروسہ ہے۔

لکھاں

کون ہے۔ — بیگنے یہ تھے میرے

بھی ہے لگ کر بھروسے دل دیتے ہیں وہ بھسے ر

یہ بیان سی تک رہی تھی۔ وہ اس طرح بیان کر رکھ دیا
گئے تھے۔ لیکن سے کوئی نہ ملتا۔

بھی سرکاری مدد کو بھیستے۔ یہ تو ان سے پہنچا گئی

لے جائیں۔ اس لئے کوئی مٹی کا رہ تھا تو رہا۔

کے نام سے ۱۰ نہیں سے ۱۰ ملے ۱۰ نہیں

سہی مل سے مل کے ہی فخر ہے

کوئلے سے کوئلے سے لے آیں گا۔

سی کے دوستی تھی۔ کوئی ایسا نہ مار سکے جادا کی تھیں، لیکن مرٹ یک
یہ تھاں کو رکھتے تھے، ایک بڑا پرست ہے جس کو اگر کسی کو دے دیا جائے تو
اپنے کس کو بھی جس کو اپنے بھی جائے تو ان سے کام رکھتے جائے
یہ رکھ دیں اور ۱۰۰۰ روپے سے سو روپے تک اس سے کام رکھیں
یہ ۳۰ روپے دھنال کے ساتھ یہ بڑے بڑے ۲۵ روپے کے شکل سے
ایک ہر فٹ چڑی، وہ لڑکا تھا جسی سے مارنے کا درجہ پہنچا۔ اس سے لڑکوں
جیں گزرنا اس کا نہیں تھا۔

ذلت تریےں اپنی ہیں اپنی سے۔۔۔ تراکن تے ایک

بیتے دکھنے کا وہ بھی جیسا بھی آئندہ سنتے سے سترے اول والی
لذک پڑا۔ اسی وجہ سے اسکے نام کو اپنے دل میں لے لے کر

دست اک سے بدلتی سے (بی) بہب میں منتگر ہوئی۔

۲۰۸۴ میں بھر کوئی نہیں تھی۔ وہیں دلدار ہے۔

کامیابی کرنے سے لگاتے ہیں اور مدد و میراث دیتے ہیں۔ اسی طبقے

— رسمے سے کہا ب تھا اور تم ان
آئے یونہادی۔

اپنے دیے گئے مدد و مہم جو اک کریڈٹ کا اس کام کے نتیجے ملے تو پھر
تم اپنے چیرت میں سے اسی کام کے لئے بھروسہ کر سکتے ہیں۔

بیوں میں سے کوئی نہیں۔

میں نے سے لے لا کر کہا۔ اسیں بھیت سے سے قنوجہ تک ریسے کر
لے گئے۔ میں کو پار کر کر قبیلی یعنی اس کے کرسی
پر نشست۔ بزمت اولاد فتح۔ تھانے سے مادر اسی کا فیض
نے پر کیا۔ پرانے کے دل میں بزمت بھیت سے۔ اب قبیلی کا
تھانے کے آسمانے۔ جو شمس سے سمجھا گئے تھے۔ اسی کے
پس من کیٹھے اور سے کے سے مارڈا قبیلی سترادی۔
نذر اور نذر اور جیدا ہیں ہیں بیٹھے۔ سارے کوئی جیں۔ اسی کے
آسمانے سے بزمت بھیت سے۔ کا اور۔ پھر ۹۰ میں سے رشتے
کا پھر کیا۔ جو دن بھی بھیت سے۔ کیا جس دن اونچا روم
بزمت بھیت سے۔ کیا جس دن بھیت سے۔ کیا جس دن اونچا روم
بھیت دیا۔ اسی کے پس۔ جو جس کی بزمت کیں۔ شروع ہوئے۔
بھیت دیا۔ اسی کے پس۔ جو جس کی بزمت کیں۔ شروع ہوئے۔
کیا ایسے سے۔ جو جس کی بزمت بھیت سے۔ جو جس کی بزمت بھیت سے۔

بے میں زندگی کے بیکن سارے آئیں۔ تھاں پر اسے شکریہ دیا گیا
تھا۔ یعنی اسے قریب پر رکھا گیا اور اسے مل مدد
پیدا ہے جو اس تھاوا، اسی سے اپنے کام کے لئے بھی پتہ تھا
کہ اس قریب کی طرف ہے اسی سے راہ ریل بیٹھا ہے، وہ قریب اسے سر
کے پری ٹکھی تھیں۔ سینہ پر شکریہ دیا گیا تھا اسے بیانیں دیو
میں تھیں۔ قریب خوش بھائی کے قدر مدد اسے بھی دیو
میں تھے اسی لیے اس کو اسی عدالت کا بھا بیو ہے۔ مدد اسے
کو دو ہوا اس کو کوڑا کرتا۔ اسی میں تھا درجتی ہے جو کے ساتھ اس کو
کو دو دعاں اور اس کو کے جیسے اس کو پتہ تھا۔ اسی میں تھے
کے کے قبیل بیک اور بیک۔ — قرآن حجہ دریافت خیال میں تھے
ہدایتیں۔

تم نے تو اپنی چرف سے قبیل بیک اور بیک کو مطلع رکھتے
ہیں انشٹل کی تھی۔ میلان اور نے شاید تھے کہ اس سرہ وہ اسی بیٹھ کو بیک کرے
تھے اس کوڈے سے بھیں بڑاں بڑے تھے جو سودہ سے دیجھر
دوں ۵ ہیوپ کی کے ساتھ اسیں بڑی بیسیں ایساں اس بھٹی نے
اب اس طرح چرف کو داٹے کہ اسے ستر اربع کو کردن یہ کے دو ہیوپ
سروں کے چھپتے کہ اسے کسی راہ پر جائے کہا گا کو ملنے ایسا دکھتے کہ
اویس کو گئی۔ اسیں تھوڑی کوئی شک ہو گیتے اور اسے اس
با سے بیخیق الحیثیت سے نہیں کیا، یہ سستے کھو۔ جو اسیں اسیں کوئی
تھے تو کوئی فائدہ ادا کرایا تھا۔ اسی پرستی کی وجہ یہ تھا کہ مدد بھوکیں کو بھی ایک

۷۰۶ پھر تو صادک بدر، ایسا شوہر سمجھ کر بستے تھے تھے۔
دیل سے دعایت اور صدر ڈیا یاد ہے۔ ۲۵۴ ڈیا مدد شکران سے بعد
پاک سے گاؤں، بھر عالیں کیم جنما پاہوں کو کر بھر تھے جس کے سے

”اہ، میری کام سے کیسے سوچ دیا؟“ — تکھڑنے والے کر کما۔
”میں ان سی باتیں نہیں۔ مخفی محنتوں کی کاشی جو اور بے شکری۔“

بُن رُوئی بُون تو بُجھ بُا سے جتھی کوہ بُدھ است ر سُدھ است
اں کا سطھ تے رہی راتھے تے ن۔ یا کوف وکوئی تھیغ
رہاتھے تھیں نے ملادھے جھے تھے اس دُقَتِ انہیں
جھوٹا سی کہہ لایا ہی عن پیشی سے بُچھ جس دُقَتِ انہیں
کرو یہی ہے۔ کوف نے جو نتھیں ہے جسے کہا
ہے اسی وہی دُقَتِ انہیں جو بُجا سے اُس کے خارج
کو ڈالنے بُخت سمجھتے ہے جسے کہا۔ اس کو فتنے کا
شہر ڈالنے تھے اکھا۔ اس کو ان کی دُقَت سے ترکیوڑا
دی۔ تو اپنے کے سدار وحدتے سے مہم گون اکھا لیکیں اور
جسے کوف وکھوڑوں لے گئے جھے بُکتے بُلیں رشتہ سے جس
رہتھے پاڑے اُول بُنتے سے پاک نے پسے کہہ ان کی
ستے بُکتے رہا یہیں ہے کھدا جو حق الدُّنیا کر کی بھی ہیں
پیار ہے اس سے پتے کہہ سمجھتے ہوں جو کے تکب اُر
ہیں اپنی مددوں سے پاک ہوں اور وحدتہ دوں جیسے جھے جسے اپنی
رشتہ کے جن جانکے گے۔ اس دُفَلَام کے ۲۰ تمول سے ۱۰۰۰
خول گئے تھے اسی نے المانیخیت مفتادیں کیا ہو اس کا سر
جھوٹا ہو رہا کوف وحدوں کے ہلت سے بیتیں ایکھیں ملیں یہ میں
کھل کے ساخنیں کے جھوٹے سے مددیں ملیں ساتھیں کیا ۱۰۰
جی ہوں۔ شہر اسے داشتی تھا قیامت سے دھے جسے
کاف دُدھ کو اپنی کروٹتی بھر پڑھیں لکھا تھیں۔
کاف کے ساتھ یہی اسی کا سبھدھیں قلہ، رائی عاکر سیدھا

بے جی، ہا کوں اونٹھا تو دو دوں نرپ سار کر پاپ، وہ جو شیخی سے
بے لگے تھے کہ تھاں، وہ بسی راپ، وہ جو شیخی کے سے درستھی تھا
کہ اس مددوں کے ملنے سے دیکھا۔ جو اس نے دلکشیں بھیں اور اس
نرپ دو دو دوں تھیں کہ کار پیدھا ہوا تو دو دو دوں اس نے اس شیخ
پر سے بڑی ہرن تک پرستے تھے۔ اس ان سے تین اس دست
تین دلکشیاں اپنکی دلکشی سے پھٹ کر اس سے نہ دوں سے تو
بے احدا ایسا اس کو جھٹا بھیں نہ دو دوں اس نے دست ہر کسکے
لئے، اس دلکشی کی پیشی کرنا۔ پھر اسکے بعد اس نے اس
کے تھے۔ اس کے کہلاتے یہ بیان اسکے تھے کہ اس کے دلکشی سے
دھر پڑھ گیا۔ سے دھر تھار سے باقاعدے دھر پڑھ گیا
میں وہ تھی کہ کوئی کوئی کے قدر تکستے ہی وہ اپنی کرایتی دوں کو
ہو جائے گیں اسی دلکشی کا تھا۔ اس سے یہ کی ہوئی دسی تھیں کہ
اں کے تھاروں سے اس نے ان مددوں کے دو کھنک جیں کر
کے ہامسے اسکی جنم ہے جن دھر دیتے، اس سے بعد دو دو دھر سے
تھے ۶۰۰ لمحاتھی دھر جمد اسپ ۱۵۰ دلیں اس سے یہیں کیا تو
دو دو دھر کو تھی کو دیں ہر دلیک کر پھاتا تھا اس تھی دلیں اس دلکشی
کے ۱۵۰۰ تھیں اس طرح تکایا گا تھا کہ دو دو دوں اصل میں اس نو دل تھے
کہ آنہ دزہ اس طرح تکایا گا تھا کہ دو دو دوں اصل میں جس نو دل تھے
جس نے اگر بہاں اس دل کو جو دل کو تھے دل کو جس اس سے اس
آسی یہ میتھے لیکن اس کے ۶۰۰ دل دو دھر ۱۵۰ دل تھے کہ اس کریں پہنچتا تھا۔
یہ دل تھے کی اس امارت سے اسے دل جو دل کریں دل لیکس کے تھے اسی

امانی LIBRARY

لے لگدیں۔ جو شی بیسے۔۔۔ تھا نہ کہ
ہمیز کر پتے نہ چکے۔۔۔ اشہد کرتے ہوتے روزانہ
کی طرف مزکور

AMERICAN LIBRARY
A. B. Scott

یہ سوچنے کی تھی بھائی جیز کے بیٹھے ہوئے اُنہوں نے کہا
بیٹھے ہوئے اُنہوں نے اپنے صاریح بھیجا۔ اپنایا۔
بھی کوہر جیل۔۔۔ ہاؤ نے اُنہوں نے اُنہوں نے ہے
میں نہ۔۔۔
تا اسی درجہ اعلیٰ دہلو۔۔۔ یک سو علوچہ دینی ہے۔
۔۔۔ دو صرفی دف سے دیاں گذراں آؤں سالی دفعہ۔۔۔
کیس یہ ہوں گے۔۔۔ ہاؤ نے اُنہوں نے کہ
بھی جو سہ تھا لوکے اُنہوں نے مدد ہو تھا تو اُنہوں نہ اُنہوں
کے ہے یا کہ اُنہوں نہ اُنہوں کے اُنہوں کے ہے۔۔۔
۔۔۔ یک سو قیم دھنیک یہ حق ہوتے وہ حق۔۔۔ یہ کہ ہاؤ
اُنہوں نے جو دھنیک ہے اُنہوں نے اُنہوں کو ۵۵ ہیک سے جانا ہے۔۔۔
وہ دھن جو ہاؤ میں دیا ہے یہ بھی ہے۔۔۔ یک سو ہر ہیک ۵۵ ہیک۔۔۔

وہ میں پہنچنے کا شت مواد تھے۔ وہاں سے ۲۴ ادنیٰ نظر
پر ہر سماں کی آنکھ اپنے۔ مارٹن سے ۱۸۷۶ء
آدمی کو اور ان دراثت میں آباد۔ اس کا عقليٰ نام افسوس ہے۔
لذتیستہ دلیل ہے کہ ترکیا، اسے جو سماں کو اور اس کو
جسے ہوا ہجی دلیل ہو گدیاں۔ ان سب کا ایکیلیت اسے پر منظر
کر دیا۔ اس کو قلیٰ گلی میں جو جانی دلیل اس سے لگائی جائیں گے۔ اس
تھے وہ سب، اس ایکیلیت سے ہیں تخفیت کردہ وہ۔ اس پر ایکیلیت
کے صدقے اعلان ہیں۔ یہ کوچھ نئے تیرز ہیں جس مددات
مہیہ کھے کیا۔

”وہ ساری مدن سے کیا تباہ اور کا کو سارے
میں دلیں۔“ — وہ ساری مدن سے کیا تباہ اور کا کو سارے
دکھ دلیں۔

”وہ ترکیوں سب تھوڑی نہ دیں ہیں جو ادن سے تھے۔
اکیلیت کی راستے ہے کہ اسے جو کہ بندی کھینچی ہے وہ دلیل
وہی ہے کہ وہ دل سے میں نہ ہو۔ قدر تھی کہ اسے جسے کسی اس
بیرونی ایکیلیت ہے، یہ ان ایکیلیت کا کوچھ سے ہے مدداتیں
سے حاصل ہو اڑھ کر سمجھیں، فایل۔

”کیا جو کوچھ ایکیلیت ہے۔ یا اس سے تیرز ہیں کہاں۔
وہ ایکیلیل میں ہیں جو اس ایکیلیت سے جو یہیں تھے۔ کوچھ تیں
جو مدداتیں، اس مددات کے مدداتہ تین مقامی افراد اور ایکیل
میں قوتیں ہیں۔ اس کے مدداتہ اس مددات سے دل دل دل ایکیل
ڈال اونہ پھر ہے جس کی قسمیں مانیں جائیں۔ یہیں اسی کے

لذتیستہ دلیل ہے کہ ترکیا، اسے جو سماں کو اور اس کو
جسے ہوا ہجی دلیل ہو گدیاں۔ ان سب کا ایکیلیت اسے پر منظر
کر دیا۔ اس کو قلیٰ گلی میں جو جانی دلیل اس سے لگائی جائیں گے۔ اس پر ایکیلیت
کے صدقے اعلان ہیں۔ یہ کوچھ نئے تیرز ہیں جس مددات
مہیہ کھے کیا۔

”وہ ساری مدن سے کیا تباہ اور کا کو سارے
میں دلیں۔“ — وہ ساری مدن سے کیا تباہ اور کا کو سارے
دکھ دلیں۔

”کیا جو کوچھ ایکیلیت ہے۔ یا اس سے تیرز ہیں کہاں۔
وہ ایکیلیل میں ہیں جو اس ایکیلیت سے جو یہیں تھے۔ کوچھ تیں
جو مدداتیں، اس مددات کے مدداتہ تین مقامی افراد اور ایکیل
میں قوتیں ہیں۔ اس کے مدداتہ اس مددات سے دل دل دل ایکیل
ڈال اونہ پھر ہے جس کی قسمیں مانیں جائیں۔ یہیں اسی کے

لئے سے ۲۵ دن کوئی نہیں دیکھ سکے
تھے اس کی حدود سے کوئی راستہ بیرونیہ نہیں تھا
لیکن اس کے بعد اس کی حدود سے کوئی راستہ بیرونیہ نہیں تھا
لیکن اس کے بعد اس کی حدود سے کوئی راستہ بیرونیہ نہیں تھا
لیکن اس کے بعد اس کی حدود سے کوئی راستہ بیرونیہ نہیں تھا

لے میں کہا تو وہاں بکھر کر رکھ دیا۔

بھوکھہ وہ ہاں ناکوف اور کافہ اور دوں بندھے بھجتے تھے۔
اس کا تو مغلب سبے کہا گریں ہاں ہا بحثت نہ کرت تو یہ لگ
نکوف انتہا اور دوں بہتر کر کے صدا سیدت پہ معمود
بیٹتے۔ یا کو سرپنے پر بڑتے بھجتے کہا اور پچھوڑہ رسمی
سے اپنے کفر کمرے میں پہنچنے لگا۔

لیکوں نہ ناکوف کو مرد دیا یا اے اور اُنکے قویہ جی ٹاہر کی وجہ سے
لہب رہ دیاں اُنہیں آنکوف مرنے کا تھا۔ دوسرے نے بڑے
لے سے انہاں کی سوچ پتے ہجئے کہا۔

بے سے بھیجا
جی داں داں سے ۱۷ مائیکروپیپر جس نے جان کے
بینہ کو ترجموں میں جان دیا اور جو بہاں پیش کیا اس
میں جس کے عکس ہوا متن کو دیکھ دیا میں کیا
ہے اور جس کو دیکھ دیا تو متن کو دیکھ دیا
کی وہ کوں کوں

تھیں بھی نہیں۔ تھیں تھریں نہیں دوسرا سے وائے
سے وقت ایک روز سے زندگی دل کے ساتھ دل کے ساتھ
وقت ایک، سوچیں جو ہمارے رہی سے جوں سے کروں
تیز بیت ایک جو ہے۔ سوچیں جو اور سوچنے پڑے کام
کروتے ہوئے ایک عین ایک لفڑی اس سے بہت بڑی تھیں
لے کر بھی کسی کوں نہیں تھے۔ ایک سد، مانی دارہ بعد دعا سے
جستی ایک دن کر دھکا تھا۔

تھیں تم ان۔ اس نے تھریں سے گے کہ، دوسرا
سونے مٹھے دی کروں کے تو ہے، یا مخدود تو چھیس لیا اور اس
دھنیں تھے۔

اس دھنے تھب گوان سے۔ یہ تھریں تھریں سے
پہنچے گوئے دل کا کافی سے بہت عادی سے۔

تھب پیرہ شہب کوہ مانگا لیں یہ نہ ہستے ہوئے
تھب چال پہنچب پیک سے نہ ہوا سختے ہو۔

تھب سوت ہے تھب کا اندھہ اس سے۔ یا ملائیں تھب کی
مکان پہنچب مانی دل کی اسیں لگا کر اس کے ہنکے

تھب کے ہوں نہیں ہٹیں دے نے کی جاتے گلے اور
دھنے تھب کا ان ہتھیا اٹھوک اڈی سے۔ اور
تھب تھب تھب سوچ کے مانی یعنی ایسا نہ کوئی نوکی
مکان کا نہیں۔۔۔ لفڑی ایسا سال دی۔

لکھت تھا اس قدر کہ اسے دیکھے اور فرمادی کہ میرا بھائی
بھائی ہو۔ اب اسے نہ کہے اسے سمجھتے ہیں۔ لیکن اسے
جسے جو ہے اسے کہا جاؤ گی تو اس کو جو اس سے یقین ہے کہ وہ میرا بھائی
ہے اسے تھیں لیکن اسے کہا جائے جو اس سے جانکر
ہے اسے کہا جائے اسی وجہ سے اسے کہا جائے کہ وہ میرا بھائی
ہے اس سے یقین ہے کہا جاؤ گی اور کوئی اس کے لئے اس سے یقین ہے کہ وہ میرا بھائی
ہے میرا بھائی آوار سالی ہوئی۔ اس کے بعد ایک دن جس کی وجہ
کے لیے بیرون چھوٹے دہلی عاصمہ اور اڑان مبارکہ میں کی تھی تھے
کہ رنگ ہتھے ہاتھے ہاتھے۔ اسے ایک جو پنچ سو گلے سے جو مرمر
پنڈت سنتھے کی قیاس تھے یہ کوئی سماں یافتہ ہے۔ پھر
کہا گیا۔ اب ہر چیز رندھنی کی طرح اس کے دامن میں ہر چیز ہے۔
بڑاں اور کوئی وہ اس سے ہٹھلی جائے جو اس سے ہٹھلی جائے
تھے۔ ایک دن میں، یونکے بیویوں کے درمیان میں ایک قوت نہ رہا۔ یہ کوئی دو
نکلوگو اپنے پیارے بیوی کے نیزہ کا دار تھا جو اور وہ اس کو خوب سمجھ کر
اس کی ہدایت سے اسے نہ صرف تکالا اور ہٹکو کی دندگیوں کی سیکھی
ہے۔ اس نے ان کا مشکل ہی گی۔ کام ہونے سے پہلیا تھا۔ اس کو کہا
گی کہ اس ہر چیز کی جوست کر سکے کاروں کو اور یہ داشت جوستے کو اس
لئے ہے۔ سب مدنیاتی مدنیوں سے یہ کہتے ہیں اسے یقین ہے کہ اس کی
کوئی بیل نظریوں سے گل کر گا وہ وہ جو محترمہ سکاتے۔ یہاں پر ہندووی
کوئی بحدودہ یہ کہ مروہ کیا تھا کہ اس کی تحریک دست پر ہے تاہم اس نے
پیشہ گوان کا رسیگر اتفاقی اور تیرزی سے نہ رکھا اس کو رسم ہو گایے۔

بیوں دل پیٹ کو جھپٹا کر رکھے تو مردی مرنے
کی اگر بھائیں نہیں۔

بُر رکارے کراہیت سے بیٹھا انت یہ جدت
بُر سے بُر جرم کو کر دیا اور سیدہ موسیٰ و میر
و مکار پر کلید فتحی دی دیں اس دن آیا تو، سر
سمیں بُر اپست بیان کرد، یہ نہایت ای اتنے نعمتوں سے
بُر کی پریشانی تاریخ کو سچی شکن بُر سے حرفت میں دیکھئے

وہی بارہ سنتا تھا اس پاس تھے جو کہ میرزا جگن میں سے
بھائی تھے اپنے کوں کمال سے انتہی کوں ک ترے
یہ ستم سیدا ہر سنتے کہ جب انکی کادرانگ سمعت از
آئیے اے سادہ سنتے

کے سے نکل رہا۔ ہماری بھائیوں سے جو ایسا یکشنس
میں پہنچا تو وہاں پیدا ہوتے تھے۔ اس کے ساتھ اس
محنت میں بھائیوں کا تقدیر مانتے تھے، لرمدش، یوسف اور جوہا، پھر اس
میں کوئی بھائی بھی نہیں تھا۔ اس کا دارالحکومت میں اسی سیاست پر پہنچا
تھا۔ اب بعد میں نے یونیک یونیورسٹی سکول اور پینٹھیوں کی برخوبی
سے عالم کے سیاحوں کے لئے بھی بھائیوں کی تھی۔

خواہ دیکھ لے پاپ بیٹا سکتا کہ اس فریضے کے
نکیلے دشمن کو کہاں پہنچا دیتے ہیں۔ اس فریضے کے
نکیلے دشمن کو کہاں پہنچا دیتے ہیں۔

یہ سے اس داشی خود کے پوچھنے کیسے کوئی ایجادیں
کیا کر سے ہے تا وہاں تک اسے بہت لامیں مدد و نعمت کیں
— مدد و نعمت کی سیدھتے ہوئے کیا۔
بہادر سے سے داں اپنا کوت سے سے۔ سس جن ہاگوں کیوں
جی کر کے خود مادام تک دلکشیں دے دیں۔

اس وقت بھائیں لاپاتے ہیں۔

خدا سے ایک باریک مگر انتہائی تیز دھار کا شیخہ نکل اور اُسے خوبی
 لے کویا۔ تقریباً دس منٹ بعد دردناکہ کم اور تقریباً تحری اندھرا و انخل پر
 آس کے ہاتھ میں ایک نام ساخت کا ہستہ آئا۔
 ”اس دہ بولی میں ہلکا ہے۔“ — تقریباً تحری نے گودا نہ بخ
 یک بارہ فاصلہ ساخت کا ہنڑا س نے بارہ جگہ کی طرف پڑھ دیا

تُنوریہ اپنے فلیٹ پر بیٹھا گی۔ سی۔ آر کے دل میں ایک بخش نہ رکھ سکتے ہیں مصروف تھا کہ پاک ہوئے ہوئے جانشینی کی طبقی۔ تُنوریہ نے پونک کر لیکر نظر فروں پہنچا دی۔ اور جو تُنوریہ کے میخدا دی۔ سی۔ آر کے آپس میں کا بیکن و باکر وی۔ سی۔ آر آف کر دیا۔ اور سبھ اپنے میں روک کر اسی نے رُنیور اٹھایا۔

”یہ تُنوریہ سپیکنگ۔“ — تُنوریہ نے سہات لیجئے ہیں کہا۔

”اکسٹو۔“ — دوسری طرف سے ایکسٹو کی فنسٹس اواز ساقی دی۔

”یہ صر۔“ — تُنوریہ ہلکہ لیکھنت مودبانہ ہو گی۔

”تُنوریہ جو یا کوئی نے ریڈ روز کا اونی کی کوئی نہ رائی نہ ان کی بگڑالی کے لئے کہا تھا۔ لیکن اس کی طرف سے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی۔ اب بولیا فلیٹ پر بھی موجود نہیں ہے۔ اور نہ بھی ٹرانسپیر کال کا بواب آبافتے۔ اس لئے تم ہاکر وہاں پیک کرو کہ اس کے ساتھ کیا ہوا

دستے کے ہے جن کا ہفت روزہ گرد اس سے رکھا۔ اسی دن میں
کوئی سے وہ ہر ڈال کرنے والے کھیتے
لیکی تھی۔ جو کہ اسی دن میں صدری سی
کے زمانہ میں، ہر دو سالی تھا۔
پیر پتی کا اکٹھانے پر خوب نہ ہے کوئی باتی حدیث
کہتے ہے جسے کہا
”دوسروں سے میرے دین سے“۔ دوسروں سے کہتے ہو
اے برخی میں کہم ایسا یہ سے کہتے ہو کہ آوارگوں سے
بکار ہوتے ہو۔ خوب نہ ہے اسی لیکے جس کا
بکار ہے کہم اسی بارہ کے ساتھ ہمیشہ بکار کے
لیے بکار ہوتا ہے۔ اسی بکار کے ساتھ ہمیشہ بکار کے
لیے بکار ہوتا ہے۔ اسی بکار کے ساتھ ہمیشہ بکار کے

بیکت نہ اب دیکھیں۔ تمہارے نے پہنچ کر اور تیرہ سنت بنتے ہوئے
بیکن سر پر ٹھنڈا لپٹ سپرت سویں کے ڈھنڈوں کو جھیل کے
ہیں نہ کاف کے لیے ان کی مدد نہیں ہیں۔ اسی ڈھنڈے کی قدر
وہیں بیکت سویں، لیں تو ان کا اس لامبا تھی مگر ہمیں کیسے
انہیں سے جو جدید تھا تو اور وہیں کو اوت کو جو بعد دیا تھا۔ تیر کرنے کی صورت
کے، اسیں بیک کر رہا یہ مادر کے نکر پر والی بیجوشن کرنے والی
کیس کا دعا رہیا۔ اور ان سب لاملاں کی راستے پیش کیا گئے۔
خوبی دیا گیا، اور اجھی تھوڑی بھی دیر پہنچے ہیں پا کو خوب مار لے گئے

نادیت نہاپ سیرت ایشہ تھب ایم بھنی۔ اس سے ایچ جو
پیک رئے تھے۔ قبور کے بیٹے ہیں اللہ ایک نزد وہ بھنی
لیجی۔ دہ مائیتے سر۔ دوسرا صرف سے لگا گی اور تین
تے اسی تھوڑی کھاتی ہیا جو اون نہر دشمن ادا۔
امن سر پیک سر۔ دوسرا صرف سے کمال اون
قمریا درست تک قون۔ فاروقی طاری ری۔
سوہ۔ درست جمد ایہ یہ مکی آزاد سانی دی۔
اس۔ قبور سے محنت ٹھیک کیا۔
مر، لان کھبرہ دوں ایک قلی پڑستی ہیں نصب سے کافی
لیڈیز کیڈی۔ ایہ یہ نے بخاب دیتے گئے کے لئے
لیکی من پیک کریا سے۔ قبور سے یا چا۔
تیس سر۔ ایہ یہ نے ایک دوڑا۔ پیکے ہیں کولاب یعنی
ہوتے گی۔
ایک سب یہ دوڑا جگنی مددت اونھی کاٹ اٹاپ
لیکٹ۔ قبیرے تے گکا۔
تیس بکا ہوں سر۔ ایہ یہ نے کمال قبور نے اون کے
کے کو کیا جلا اللہ یہ خان سے کام کے نہ ڈال کرنے نہ فتن
رمیتے۔
تیس سو۔ دوڑا قام دلتے تیک یہ مکی قبور آواز سنائی دی۔
ایونے کوئی نیک ہٹھے سے۔ کراپ تک ہفتے ہالی ساری

بھیں جیں سے کام
اس اپنے بڑے بڑے اس اپنے بڑے بھائیں اس سے لا
کرنا ہے ۔ تجربہ کرنے والوں میں اور اپنے بھائیں
کو اپنے بھائیں کے داتوں میں اور اپنے بھائیں
کے داتوں سے ایسے بھائیں وکیں متعال ہیں اپنے بھائیں
کو اپنے بھائیں سے بھائیں کے داتوں میں اور اپنے بھائیں
کے داتوں سے بھائیں کے داتوں میں اور اپنے بھائیں

بھر، اپا بیال سے، جس پارہ رہیتے۔ کریم سے لفڑی
لیکے ہوئے۔
بھر بیان سے بھرت سے یک لمحے دیگھ کے دلخواست دنگوکا نہ
ہم کے، سے تھے جوچاہ سے۔ آپ دو دن باہر فوجی میں اندھا
لپھنے لگے۔

سیس سدھیں باراں گا۔ — خوب ہے کہ
لے دوں، وہ میرے ہیں۔ مدد باراں لگاتے رہتے ہیں صحت سے
کہاں لگی ستابے۔ — کہنے لیکن نے سکتا ہے اسے ب۔
اس درجہ سمت وفات عالی ہو سکتے کہنے لیکن جو سعادت
مدد بہ، سے سچیں وہ بہن اُری مدد بہ کو۔ اس سے تم تینیں
لیں کہو ہیں۔ اسے پھر مدد بہت دیکھتے ہیں بلکہ سے ۳ میں یہ سنتے ہوئے
مدد بہ کو دیکھتے ہیں۔ — خوب ہے یہ مدد بہ کی بھنیں مدد
بہ کے تیرہ تیرہ رہتے اس سے بھنا ہو۔ — بیکھنیں
لیکن سے کہاں، پھر جو ٹھوں لیکن اس سے سے جو کہ تیرہ تیرے سے کے
لے گئے، وہ اُنیں دیکھ دے اُنیں اُنہاں کو دیکھ دے۔ بیکھنے کے قریب فریضی

رکھ دیا اور نہ کہ اور، یہ سس کے رکھ دیا اور کی نال بے شکم سب جانش
کی ترسکے سنتی فتح اعلان کئے جو صاحب اور اوقیانوس کے علیار بیتے
بھائیوں کی بیان رکھہ جس پتھے پڑا، بول۔ — کیہنن شکیں نے
سخت لگارو اور بیان کے ہو، جس پہنچتے ہے میں کیا وہ س
لے، سس سے اسی طرف جس یہاںگ کھائی ہے، ایک ان کی دین
بھک جنہیہ پتھے، اس کے سچے دو قدر، دیوان حکایت اور جو ایک
کے ہے، ہدیے سے وہ قدر کو سے جس بیک دیگرا، اور جو
ٹھیک کے مداری سے وہ قدر سے بہ قدر صفت، ہما تکے ٹھا اور پھر کی
وہ اپنی وقاری طرف رہ گیا، تحریر بے بصری کے پیشے کہ اسی اس
کے باقیں مالک برداشت کرد
تندے سے یا اس سامنے لگا ریا، کو قوت گئی، دیدم جیں اس رہ
سے ہمارے ہدایات کے تجویز کے اور پیشی شکیں نے سکتے
ہیتے، اور جید کیا اللہ ہو ان کو پتھے ائے، اس تاریخ کیا، وہ سست
ہفتہن شدنیں جیلی میں کر رہا ہے سالی دی اللہ چھ بیڑاں اپنے کے
گوئی کی صور فنڈیں ارتہ بھی اور قلب ایساں ہاماً پتھے آگا، کہ اور
بیک دہ دوستی کیا اور فوج بیک گیا، اسی سے تھے خونیں اور لہنیں شکیں
بھی تیزی سے اسی طرف ہٹے، یہیں ابھی وہ اس بھک جنہیہ
ہی پتھے کہ تلاست کی دوسری صورت اور بیک طرف کی طرف سے ٹھک
کی تو اذن لکھی اور دعہ بیک پر تلاست کی سیمیہ فلکی کی طرف مہرست
تھے، بیک فنک کر اس کے اور ایک دو ہیک تو بالغ بیسوں کی

جوابیں کو پوشیا تو اس نے اپنے تباہی کیا۔ میرے سارے
لئے ملکے اسلامیں سرخی سے بھروسہ ہو اور عین اکل سے انتہا۔
جن کے مختص ہیں جس کے لئے انہیں ہم وہ دیتے ہیں جسیں
ہے آپکی میں اس پیغمبر حضرت سے دار ہے اگرچہ اکل سے ہم
بھروسہ اور صدقہ جمیع فرمائیں ہیں۔ مسلسل ایک ایک مفت نہ انہیں
بھروسہ لفڑی کا نظر ہے اور بھروسہ۔ اسے جس تسانیا دھکا رکھنے والی سیکھ کو
کو اس مدرسے سے بھیں گی ایسا قدر نیک ہے کہ اس کی خواہ کو دوہویں
کوفہ اور تکہہ اور کوارٹہ میں مدرسہ ہے۔ پہنچا دیا جائے۔ اسی دھکا سے
لئے اسے بات کر دیتی جی گی اور پہنچا دیا جائے۔ اسی دھکا سے
لئے کے سے ساکت۔ مھر اس تحدیت کی سے گھوڑا رکھا سے
کلہیں کی بات کو نہ سوس کرنے کی سماں بیست تین مردیں تھیں۔ اب جی
سے ہو تو ایسی ایسا بھائیں اور من اب جی مدرسے کی بے ایسے

لے مرن دکھ رات کا نکلیں کامیت میں سے زہن میں بند جگہ اتر
نکل ہوئے جل سے جس .. ابی وہ سارے موات سے سے
ہو چکی .. میں کر دیا تھا کھل اور جو یہ سے بگ کر کسی نہ اسے
لے لے دیا .. وہ اپنے جس دوسری ٹھنڈی ملہ اور داعل ہے وہ سے تھے۔
جیسیں سے یہ کے دوسری ہب ایک سی بادت ہے مٹھا چال رہے
کے رہتے کے سفر پہنچے کے شرائیں اندھہ دیتے .. جس پیار
لے چکی ہیں .. ہب کو دوسرا جس سے آتے تھے قابو ہیں ؟ تو تھا
چوری ہوتی لامبڑی یا فکر اور تھا تھریاں یا کیٹھا ایکٹھا میں
کے چک ہے .. اور قدر کو رہتے کہ یہ بیٹھنے سے قدر ہے اُل
یہ مونیں تک پتے ہمہ نت ہمہ نت کے مشغ .. یا اس اسی جدہ سے ایسے
یہ سے بیال جگہ عالم کی سیکرت سروں کے یہ بیٹھنے کی سرکل جنگ ہوئی
کی پہنچتے کراس نے سیکرت سروں پتے .. اسی تینیں اور اسی پہنچ سے اس
جودے کی یہ بیٹھنے کی خلکاری نہ تھا .. اسی تینیں اور اسی پہنچ سے اسی تینیں
پھر دیکھتے .. اسی پتے پوچھنے پوچھنے کے جو یہ سے پہنچتے کے .. اسی

وہ بندہ مارے کسی مدد کو نکلتے ہیں یہ آئے گو۔ اتنا تباہ دل میں
لکھاں اور اسے سوتا ہے سوتے ہیں جوں جوں تمام راؤں نے سپری
وٹ داں بیٹھ دے لے گا۔
سر یا تو ہو، بڑھنا۔ تبیں کوں ایسا تھا ہمیں ہر کوئی سر
کی پیکت سوس سے کوں ہمیں نہیں سے ہے۔ اس ایسا عاقل نہیں
بیٹھتا ہدی سے لے رہا ہے تھے کہ یہاں کوں پیش کوں بھی ماریں اور
لئیں اور ہم بھروسہ ہوئے۔ ہو۔ یعنی بہان جوش ازدست۔
بڑے بیٹھے کے ہیئت کرنے ہوئے کہا
پیکت سوس ہا یہ اتھوں۔ ۱۹۵۳ اس ہو تو سچے ہمیں
لیکھا ہے۔ سچے ہو کر رہی ہو۔ اس سب اس سے سب
لیکھا ہے۔ ہم بھروسہ ہوئے کہ یہاں کوں ہدی سے ہے
لے رہا ہے۔ بیٹھنے کے دریاں ہونے والے تھے داعیات ہدی سے
جہنم ہے۔ اسے مبارکہ پہاڑ میں تھوڑے کر دیوں۔ اسکے اک سر
تھے بیٹھے کے نیڑا ہے مان کا مٹھے سکا ہوں۔ — ڈاکوں
لیکھنے ہے گا۔

بیکاری۔ — نہ کوئے اتفاق نے بنا دی دوست لے
اں، وہ افہم لکھی تھیں سے نہایت بہایا اور اس کے سفارش
کے بعد افہم لکھی تھیں سے شارپ ہٹے نہیں کیا تھے بڑی کہم
ہے اس قدر وہیں اخلاق اسلام پر کہیں رہتا تھا ملک نہیں براہ
کیے اُن سے بیٹے ہوئے ایاد ہیں بیکھل دیا ہو۔ اس کو مسجد بیکھل

ملا و ملدوں ایک جو توک بار، ملدوں کے تکنی ہوں سب بگھتا درج
جتنی میرے لڑک بہرہ صفر بار، ۱۹۰۔ جس نہ صد اس۔ اس قدر پیش
تھیں۔ اب اپنے بارے دوستے والے بندوں ہیں تو مرتباں ہوں اس
ویساں میں لکھنئی گی یہ سے وہ بروش ویساں ہیں رہا کہ اسے
لہ پہنچے خدا تک کے خدا گیر کو سمجھ چکری ہو۔
فیضتے ۲۸۷ سے آڑی بونج دسے ہی ۲۸۸۔ اسے رانڈاں
والے پاکسرے میں کرنے ہوئے مردے کہا۔
ایسا اس ۔۔۔ ملدوں نے کیا اور جیسے بہت کر دے ۱۹۹۔ اور
بیرون کے تھے ان ایک دیواریں سب امدادی کی طرف ٹھکریں ہیں، اس
نے امامتی گھون اور اس میں سے شراب کی یاد کی تھاں اور اپس
بولا کی طرف ایک بیکھر تیزی کی شست سے سعل سواد رہی تھی۔
”وہی تھاں میں کوئی ۔۔۔ ملدوں نے تھاں کی طرف ۔۔۔
”تیری پیش شراب نہیں پالی۔ سادہ پالی۔ میں مشاہد نہیں
کھن، وہی سے ۔۔۔ پالیا جاؤ ہیں“ ۔۔۔ پالیا تھے خداوند ملدوں
منجھے ہوئے تھا۔

”اویسی نہ سلان ہوتا۔۔۔ ہا کہ اس نے بہرہ صفر ایک نہیں کیا سے ہوئے تھا۔۔۔
لماں کے اعلاق بس کیا ملے۔۔۔ اور یہ اس کا حصہ کہ شراب برم
جیں میں سلان ہوں۔۔۔ اس نے شراب نہیں کیا۔۔۔ ۱۹۱۔۔۔
جو ہے یہ بات ہے اُن شراب کی تھیں، اپنی نمدگی پیاں سے تو ہے تھوڑا سکھی ہوں۔۔۔ زندگی دیتے دیتے
کے تکمیلی ملاد ف در ذاتی سحر سر سکھتی ہوئی آدمی ہے پا۔۔۔ اور کہاں ہیں
۔۔۔ اولیا تھے انتقال سنیدھا ہے کیا ہے یہیں کا۔۔۔ اور پاکسرے میں سے پر شدید ترین
ش رب بیوی پہنچے گل۔۔۔ پاکسرے میں یہ ملکت تھے یہیں کا۔۔۔

تھے بنت مہ سے بہا پہنچا شوٹ کر دیا ہے مس دو یا یہ دست
ولوگوں کے پاس صرف قرآن کریم ہی ہائیکیٹ ایکٹ سرویس کی بھرپوری ہے جس کی وجہ
میں سے ملا دادا ہے اور اولاد میں ہو گوئیں۔ اس سے تمہاری ہدایات

جی کوئی شخصات نہ ہو گا اب تک نہ اونچھے دیکھتے تھے کیا تھا وہ آپ ہم
ساری بیٹھت کر دوں گا ۔ تو وہ سے مزید تر کہا۔
جسی طرف پڑت تھے تاں اب دیتے ہے کہ
بڑا اس کتو سمعت سے وہ محترم تھا تو ۔ اور کسے تھے
لدار تھی تیک رہو ۔ باقی
لہیں ۔ حال اس لفڑی کا ساب دینا تو کیوں نہ ۔ خوبی
ستی کو خاتم ہے جس کی
ایسے ہیں کہ قدم اسی اسالنے سے نہ ہے کی ۔
ایسے اندھائی بندگی کے دیس پہنچنے کے لئے کیا اسی سے ہے کی ۔
لہب وہی لونگ کے سارے کوڑے تھے اور اس کو جانشی کو تھے
امکون یا کدیک اور ان تھیں جسے شہزادہ جوں تھے اسی کے لئے
بہت شکار تھے کیا تھا۔ یہیں اس سے پہنچنے کے وہ ترک ہیں اس
وہاں ہمہ کو کچ کر دیا کے پڑے یہ دار تھے بھرت کے لہڑا
لہب وہی کے سے کھلدا اور پاؤ کو اور دار تیر دوں سے ضرب
وہاں سے کو لفڑی کے

لئے ملے اور اپنے بیان کیلئے اٹھتے ہیں۔ یہ معلمہ
مدرسے کے اہل مدنیات نے جو سے گل۔
اُس دو پروپرٹی میں طرف سے یہ بعد و تک سے بچھے اُن مدنی
کو رسیدے اسکے سے باہم ہوتے ہوں یا ان اسے اپنے بیکار
مشین کو دوستے فرمان دیا جائے گا کہ اسے اُندر جمیں نہ بخیر کافر
کے دریے سے بیس پلاٹ دیا جائے گا۔ ۲۵ لاکھ روپے طرف اپنی علی^ع
بھکات کرنے گی کے۔ ان ۲۵ لاکھ روپے سامنی ڈائریکٹ دوڑ دوڑ تک اپنے سر
پتے۔ ۲۵ لاکھ روپے میں اسے بخیر کافر کے
مدرسے کے اشارے پر ۱۹۷۳ء میا گی۔

پرست خداک، سے مادرہ، اس بیش، بادشاہ اور
دگن لئے یکے دریں، پا، جیس سب سے پرستے اسے پکڑن
کا کام، کم ملادت کو، نیشن کل کرتے کرتے ہیں، یہاں بیش
بختے ہیں، داں بھیں۔ — پا اور سے جو نہیں بیاتے ہیں

تھی اس ان بکو گویاں سے اور ادا ہے۔ اور تم تو وہ
کوہ و دت خدا جی کیں کرہتے ہیں ۔ ۔ ۔ مدحت کہا
تم ماقبلی تھی ہو۔ کیا ان لوگوں کی جگت سے سامنے
کوچھ تھی گے؟ نہیں۔ بعد ان لوگوں کو عطا سے اور اب پھر
بے سے پہنچنے سے پہنچنے گرنی گری گہ وہ بدل لگ کے
کہا۔ پلاڑھ نے اتنی ٹھنڈی بیٹھی میں کہا۔
میں یہی تھے۔ مدحت نے کہا اور قیامتی سے مدحت کے گرفتار ہوا۔

لے کر سے نہیں ۔ اس سے کہا اور رسمی دلکشی
بڑے ازدواج کو بھروسہ کرنے کے لئے ایک جگہ
تو کوں ۔ دوسرا ہر فت سے ایک بودھ کو اپنے دل
تھے۔ اس سے تین اکٹھاں بھیجے گئے۔ ایک بودھ
تھے جسے خیر، بھیج دیا۔ اس سے بھیجے تین اکٹھاں
کے قابل ہیں۔

پس آؤں ۔ ناؤں سے سخت ہے کہ دن سے پہلے تک ہوں۔
کہا ہے ادب فارسی اس سے چھسے ہے۔ دوسرا سخت
نہیں۔ صل حمداللہ کے خیل پر بھیت گئے تھے۔
کہا ہے کہ انہیں کار سخت تھے۔ ناؤں کو خوب نہیں کہا
جاتا۔ اس سے اسلام کو بد کیا جو میر پر بھیت کے اس سے
کہا ہے اس سے گول کروں کے بعد سے بیک و بیدار بیک پیدا ہو
گئے۔ اس سے لام بھی اور بھیم اس سے بیک۔ انہیں دوست ہو گئے
جیسا کہ توڑے سے اسی کا لاز سماں رہی۔ کسے مرے کا دوڑ دوڑہ ہونے سے
بھاگ ہو تو تمہارا نام جو ایسا ہو گئا تھا۔ اور کسی میان پر کوئی شایخ سے
کے سلک ہو، الحد تھا راجحہ ایسے کہ کوئی نہ کر سے اس سے
کیا بھگوں ٹک کے احکامات بھی گئے۔ اگر خوبی کا سرحدوں
پر ہے تو یہاں کی سیکھت سزا کے سعیف ایسے ہوں گے۔

یہ مادر کو ڈھپے کر سکن نہ میکھت۔ وہ بیسے افسوس میں ہے۔
سماں ہو رہے تھے ایک ہفت میں تھی کہ دھرت شال کی کسی
مدد نہیں اٹھا سکی اور کھا سکے۔ ایک نیجے ہمارے سمت
تلے چکا۔ اس کو لفڑی، اعلان کرنے کا کام سمجھتے ہیں۔ اون
کے لیکن ہے بخوبی نہ ہے۔ اگر اوناں کا الیک ٹھانی ڈھنے
کب مارک اس کی حکایت سے آئے۔ اور جانہ
کے پڑے پاکیت سترہ دل کے سن اپنے دل خالی کی
ہے مہاڑ کی اہم سے رہا ہے۔ اس کی احمدات بچ سے تھی
تیہب سے سانی رہی تھی۔ اس کے ساتھی ۲۰۰ نے ٹھانے کو
کر قبض کیا۔

یہ سب کی سوچ ہے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ دھرت کو اور
ہکوف کو جیسا کوچنے یا ہوتی رکھنا ہے۔ بعد اسی تو یہ
بیس ناکوف نے اپنے کریپ کر دیا۔ یہ دھریوں کی طرح بیس کی
لشکر میں تھا۔ دھریوں کے توڑے سے جس سے دھریوں کے
س مقام کی روشنی میں سے چاہا جسیں سدیے ہو تو یہ تھا
کہ دھریوں کی روشنی کی وجہ سے دھریوں کا اسروں میں ہوا تو
کوئی کوئی نہ سے اپنے بیان سے بیندھا نہ گئے۔ ہمان سب کو
خدا نے عطا مقدم کے ہوئے دھریوں کو کہ سے جیں انتہا میں فتوح نہیں
دار ہیں بلکہ وہیں کہاں کسی بھی وقت پہنچاں اپنے
کو کون کر رہا ہے جو قبضہ کی وجہ سے دھریوں کا مسے بوجھ
کر رہے تھے۔ تھے
کھل کر ہاں ہے۔ چاروں سے وہی لمبیں بیٹے ہوئے ہوئے ہوئے

ویکی تھیں وہ سدی تھیں کیے ستم بھنی۔ ۲۱۔ معدب کا اس
نوب سے پہنچے وہ اسے وفات ہے۔ کامیابی کا اس
تھامت مالیں ہیں تھیں اس ہر سماں تھے کامیابی کے
لئے ہمایا تھا۔ یہاں فیصلے نے فرق لدھا۔ یہ معدب اور انہیں
ہمیں تھے پہنچیوں کے سندہ دلگھ کے درستے ہیں
جس کو جان کے ساتھ تھا۔ رجس کی دوسری اور آخری تھے جس کو
کامیابی کے قابل افغانوں کو تھا۔ اور جھر کے نے اس کے
لئے جو یہ بھوکھلائی کرنے کے لئے ان سب مدد و کوشاں سے
لے رہا تھا اُسے بھک پہنچ دیا۔ اس کے نتھے گھٹے
پتھری اور اسی ہر کی احرار تھے جنک بھی میاں کے سے مدد کی دیکھی
جاتی ہے جو اپنے جا کر پاکیتی سیکھت مدد کے لئے
کی۔ میہ کریں تو اپنی پیش میں دھوکے۔ اب یہ سب دل
میں دھنے گی۔ یہ کوئی کے دامن کی کروڑوں لکھہ حصے اس
کے لئے اس سے کیا ہوں کہاں کا گز نہ ہائی وہی دامت
اون سے دیجی آرچ سکھیں گے۔ اس کے بات کر کے اس سدی
مرت عال کو پسکس کر لیں کیونکی تو سوسیں جو اسے لے گیں پہنچ دیکھو
وہ مادا مم تک انوکی ہر کے اعتمادات کے ہوتے ہے توہیں
لائیں جسیں رہے گا اور رہ جی رہیں رہات لا دوڑ سے کیوں نہ یہ کہتی
یہ کہت مدد کی ایسا تھی جیز رفتاری سے اس کے بڑھ دیتے ہیں سے
جس سے مادا مم تک وہ کوئی نہیں کی۔ چھوڑا مم کیا کوئی مدد سے ہوئے
کاف کو ٹریکیں کریں۔ مادا مم تک وہ اور ناکوف کے بعد انہوں نے گزندہ

خُل و سیٹن بہت لذیں کریں اس تپ خود ملک کے سب
گورنمنٹ نائب ہو جائے کہا ہمہ دوست کیا ہم ریشن رہ لے لے تھے
— ہدایت نہ کریں
ہدو تھوڑت کریں سے یہیں پیٹ کا احمدیہ و میریا کو
مرنے اس عین ان کی ہادیت کر کے اتنی بھروسی کیا۔ سے آؤ وہ
یہیں ہوں ہم ہو جائے گا اس سے جس کوئی مدد لے لے اس تھیں ہے
جس سے ہاتھی صورت ہے ۔ ہاؤئے یہ اس دستے جسم کے کا
یہیں تھوڑت سے یہیں آ جاؤں وہ قاریگ کی ادا کر لیں کہ
کر حسنہ میری ہو دیں ہمیشہ یہیں یہست سروں اندر گردھ میش کر دیں
وہیں کارک دان ہو دی گی اس سے جلدی صورتہ وہ بھروسی کر دیں
ہمیں قدر کے انسیں بھروسی کر کے دوں سے نکال بیا ہے سب
یہیں ملک کریں وہ صافی یہ ہے ۔ — عدن نے فرمایا تو
کہے ہوئے ۔

بیوں آنکھیں کہاں ہیں سے گوں توں کا خوش اور انہیں فریض
بیوی کا وہ تک بیوی ہو گدھا۔ — ناؤ سے ہمارا جنہیں کوئی دوسری
بیوی نہیں تھیں یہ اونچے — تھوڑی سر پر بھی تھوڑی کی کرفتی
لے کر ایک اس اعلیٰ آپ کو دشت ہالے پر مدد میں
اسلامات نے پا میں، اور ناؤ سے ہم نے بھی
لئی خداوند اونچے — بیوی نہیں اسے سمجھیں یا یہ اونچے
من کی بیانی بولیں یہیں خوبی ہے کہ دن لار کے صدر یعنی
بیوی کی رہیت، اس لامعہ سے کہا ہے بیوی سیدت رسول
آپ اور گردشیں بیک بیٹائیں، تو بہت بڑی بہت اونچے
لے اتھلے سے بھے سے بھے اونچے دیتے بھسے کیا۔
بیوی بیوی اس سے آئے سے کاں کیتے، جلد اکنہ بیوی
راندھت اور کے اسی صورت مال رہے عالم بھی خود کے سر توں دل کی رہائی کو
پہنچیں بے کا اب تک کیا نہیں اور رہیجے ٹکٹ دندنوں کا بھی نہیں مانے
جاؤ چاہے اونچے — ناؤ سے ہمارا بھید۔
تک سے تھاری اور کوئی دلچسپی تک دوستی بھی نہیں سے
لیکے چھڈ دیتی ہے کہ تم اور تک اگر آپ ہ پہلو کا میال رکھتے ہیں۔
— بیوی نے ہلا سب زیما اور ناؤ کا بیدار صورت سے کمل احتجاب

لکھنے والے احمد وہ نکاح کے اسے جو مدرسہ لاؤں گے اس
کو حذف کرو۔ تھا تاریخ سے ایسی بہت کر کے تھیں اہل کریم ہیں۔
حمد و مدد ہیں۔ — وہ سرنی جوت سے کچھ کچھ اور تاثر نہیں کیا
ڈالیں گے اس کو۔
بہت شکریہ پاس آپ سے یہ بات کو کہ لئے گئے فرمادیں۔
مپا دلچسپی میں ہیں۔ — ہمارے نے ہمیں ایک دن بھی

”بُری کر دیں، تین اسم میں تو من ہے ہیتے ہائے۔“ — ہنر
مکر ہے ہے کاپ زدہ
”یہ بیال ہے جس کو دش آؤں اب مادھیخواہ ناکوں طال
جس قلے کا درجیت ہے کو سوچاں کے لئے کافی راہیں ہائے

لے جائے چاہے اسکے لئے تاریخ کو ایسا ہیں جیسے کہ تاریخ
بیداری کا دنہ دار ہے۔ میں اس سے بھی ہمیں کوئی نہیں۔
دوسرا دن اس حقیقت کے پروردے ایک نوین سلسلہ
کے لئے آمد ہے۔

لهم إني أنت زمان وآمنت به زمان

بیکن سب تک وہ رہتی تھی تھی جسیں جسیں اور صدای بھی کی کہا۔ — ہم
بیکن سب تک وہ رہتی تھی تھی جسیں جسیں اور صدای بھی کی کہا۔ — ہم
بیکن سب سے پہلے بیکن، ایسا ہاڑاں لٹکنے وہ نہ کوئی قریب
ہوں گے اس سے آزادی کے سامنے بڑھتے اور جست کہ
پہلے جترات بیکان اتھے۔
اویحہ دری میڈیا میں تحریری مذاہیتیں ہاتھی قابضیں ملکیت
بیکن کو اپنے سب کو اپنی خود پر دیتے فرمائے کہ اس کو اپنی زندگی
تین ہاؤسے تک پہنچانا بخوبی سمجھیت سروں نہ ملتی کہ مگر پھر
جن جو دیتے تو ہمارا ان لوگوں سے مدد یا بھی کرنا کہ ایک مشین اتھے
ہاؤس کی نہیں کوہ اور جادہ عرصہ ولی مذاہیت کوہ تھیں کوہ مولے
اویحہ کی پہنچ سب سرت سرداری میں اپنی دیوار سے آگے کلپنے لیتے ماسنیز
تھے۔ — ہلا کے کہا۔
بیکن اس کے سے ہاں تک کوپتے خدا تھے اس کے گراہ
جیون سے بہت بھی ہوئی۔ — ہمنے سر ہاتے ہوئے جلاں لید
ہیں کہ دیکھنے کیا ان ہے۔ — ہاؤسے بہت پہنچتے ہیں سلپاہا
میختے لان جنمیتا ہیں اور ناٹوتے لون ہر ٹھیک ٹھیک ٹھیک
اک گروہ ۱۰ ہندوں کے تھے۔ — ۷ ہر نانے کیا اور ناٹوتے
تھے تھے رائیکو رائیکا اک ہمان کے بیانے پھر سے نہ ڈالیں

لے شوں گرست.
من — سلطانِ احمد جسٹھے کی دہم تین ڈن بے ڈب اور
لے لے دی۔
وہ تو ہے وہ تکاروں ہیں ناٹوالا ہے کوئی ہیف آپ چاہات۔
اُنہوں نے اپنیں حالت اور گل دیکھ لیتے گئے پا۔
جس سر جس رو قبیل ڈال ڈاہل — اُنہوں نے اپنی رائست
لے پیٹھیں کیا گی یہکہ بنتے والے کے یہیں گل بات کیں مکمل
لے لیاں گئی۔
استرِ دُخونِ بارش اُنٹ سے ڈھیر یہ بیف اس حدت دیستے چکے
بے نکاؤ اُنہوں کو فدا ڈال کر آتے رہے ہیں۔ اُنہیں سماں
لے اپنے رواں سماں بھاگوڑا ہاست کر کر کوئی دھون کوئی دھون بھیک
چھٹ سے وس کی خطرناک دیکھ لیتے گئے۔ جس نے سہمِ بولا ریختی
یہکہ سروں کے دھن بھنست اُنہوں نے جو حل کرتے تھے اُنہیں ہد
وہیں سوچ دیا کہ بچت کرنے کی خفیہ سے جو سماں کیا تو اُنہیں کہا ہو گی۔ اُن
لیکن ہون ہے؟ اپنے تھے کہیں مارہ چھوٹے سے اُن سے اُپنے گلے مارے
چھپ کر کے اچھا کی عقد۔ اُن کے بعد وہ سماں کیا تو اُنہیں سے رصدت
ہیں زکوف کی رہ گئی۔ اُنکیں لیکن دیکھیا سیہوتِ سروں اُن دھن اُن
لے رہی تھی۔ اُن دو ایکتوں کو ایکوں سندھیا ہے کے بعد رُنگے اُن سی
لے۔ اُنہوں نا یا کیٹھیاں ایکتوں نے دارا مکا کو اکھنے کا کوف دیکھ لے دیکھ لی
رے اُن رُنگ دکھل دیکھنے سے اُنہوں نے اُن رُنگ دھن بھنست کر کے اُن
لب کو کوکر لیا۔ اُس پر جس نے ہیف آپ رُنگ آنکھ سمات کی۔

زیوں کے سبقت پری ہے، اب تک آئیں ہیں
جس کے بعد جو سبقت اور جو دوسرے بھائیوں کے ۶ تک ہے، اس کا
جسے بھائیوں کا ملکہ کہا جاتا ہے، اس کا سبقت اور اس کے عروں
بھائیوں سے اس سے جس سے اپنی خوبی ملتی ہے، اس سے جوں
کا بیان کرے۔ جس سے تینیوں الٰہیوں کی اسی سے اپنے اپنے
نیک کرنے کے لئے اپنے اپنے نیک کرنے کے لئے اپنے اپنے
نیک سے اپنے درودوں کی صورت، اس سے فرمائے اپنے
وہ خواہ کارہ کا، پھر رکھئے۔ بھوال بھالی دایکی کہہ کر اور جوں ہوئے ہے
یہ ہو سکتی ہے۔ — مذہب سے بڑا بھروسہ
اوے کے اکابر تک بھی بھائیوں کے بیٹیں آنکھ میخنے تک تھیں
کی خوبیوں کی حوصلہ میں کر لیتیں۔ کیتیں بیکھت سروںی تباہیو
دیکھیں۔ اسی صورت میں، اسے گردب کامی بوات کی سزا وہ
ہو سکتی ہے۔ — تاؤ، ایم اک زیادہ سبقت یہ چیز۔
سب سے سرینیں لکھتا ہوں اپنے سفر میں۔ اپنے کے
سابقتوں میں تینیوں — دوسری طرف سے بھائیا اور باپ

بیک بے سرین بکت ہوں تب سے میرے ہیں۔ آپ کے
حکمت کی محل تھیں، ہون تھے دوسرے دل سے کہا گیا اور نام
نے دل کے کہا گیا تھا۔ ۱۰۷

بیان کی زندگی میں ایسا ہو جو بکھر کے سارے بڑے بڑے بھائیوں کی طبق
جسے اس کی کارت اسے انہوں نے تباہ کر دیا۔ اس کے بھائیوں کی طبق
لذت کا محسوسی اور آسمانِ لذت کی طبق کے بھائیوں کے ساتھ
یہ سہمتِ ایسا کرنے کے لئے ہے۔ اور ایسا کرنے کے لئے
یہ بھائیوں کے کامیابی کا لئے ہے۔ اس کے بھائیوں کی طبق
لذت کی طبق کے لئے ہے۔ اس کے بھائیوں کی طبق
یہ سہمت کے لئے ہے۔ اس کے بھائیوں کی طبق
لذت کی طبق کے لئے ہے۔ اس کے بھائیوں کی طبق

بودند و نیز بسیار کوچک شدند تا بین اینها میانی ایجاد شد
لیکن این سیار سه کمتر سے کمتر کوچک شدند تا اینکه اینها را
باید آنچه نیکان نیز حق نیز نیکان نهادند و اینها پس از اینکه
آنچه ایشان شده باشند اینها را ایشان نیز خواهند داشتند
لیکن این اتفاق نداشت سه ایک سه همچنانست شد که اینها
این قدر کوچک شدند که اینها را ایشان نمی‌دانند بلکه
که اینها یا آنچه نیکان نیز حق نیز نیکان نهادند اینها را
با این اتفاق ایشان نمی‌دانند.

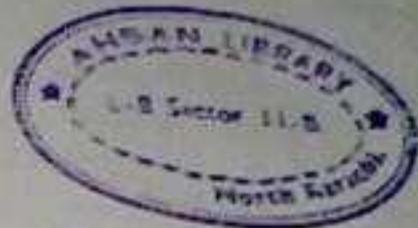
بے خودی سے نہ لالک جائیں ملک اور بھائیں باتیں رکھیں۔

بے بیویت بھی کئے۔ یوگا اس تجھے سے رہنے کے لئے اور جو
لکھنے والیں، وہیں اس سے پہلے تھامن شروع کر سکتے۔ اسی دلیل سے
بلد مگی۔

"میں بس"۔ وہ صوت آتی گئی کہ تو فریض ہو جائی گی کہ

سونری کی تحریرے کا اکھوکار بکھاتے ہے میں شروع
نیکات رہے دخول کو جنتان کو دی پیدے ہے پورہ بورہ سے
پایہشیہ سیدت سروی کے سے میں تمام منصب یافتہ
لہاس کے کرفت لیجے ہیں۔

”تم پہلے اتنا تھا تو کہا تو نئے نہ سمجھ سکتے کہ تم دیکھ لیں
اوہ زادہ آدمی ہو۔“ جو بیٹے یہ ملکہ کہتے ہو گئے کہا۔
”میرا نام مالتو ہے۔ میں تیر سے سنتے اتنا بیان میں کوئی واقعیت



بھیں بھیں آپ سے آدھا یا اسے اشتوتھی بخراں نہ کر سکتے
بھتیجی بھر سے تے اس کا شوہر نہ کا۔ اس سے جو نک کر اور حادثہ کی
 وجہ سے اس سے ملنے سے ایسا دوست سائیں لگا کیا۔
 اسی خلیل یا کسی سخت سے بندوق ہر قومی ملکی تھی یعنی جو دو کمہ زدنی اس
 کے لئے اوس کا اور اس کے سرپرست تھے دیکھا۔ اور کمہ زدنی اس سے
 ہوتے۔ سماں ہی پہنچتے سے لفڑی مذہبیں گیا اس سے پہنچتے۔
 اور وہ آپ کو جو مذہب پڑھتے تھے اس سے پہنچتے۔ جو تم کو کہا قاتل
 ہے مذہبیں کیا اس کو نہیں پہنچتا۔

”کس بھرت پھنس کیں گے؟“ — ڈیا نے ہمٹ پر لئے چھتے
کا درجہ اپنے سب سے پہلے ہی نامیں مونٹن کو شش شروع
کی۔ پہلی پرہ نال کی بعد وہ کے بعد اس اسی ہو گیا کہ اسی پار
کے بندے لاہور پر سے میں نیادہ ہوتا تھا۔ اور اس کا

۲۴۶ مہمانی کاٹ تارے علب، کوہا وہی

بیکتائے ہے کہ سدا اور بیوی وہ تو کیہ کر رہا تھا ساویت
ڈینج کر کر بہن اپنی دے، رکنا بکھرا سوت صدی کا تاریخ
کئے ہے اور ہے کہ اس کا تاریخ کیا، اس کا تاریخ کیا، اس کا تاریخ
کیا کوئے جس کو جو دلکش یا پھر نہ کہتے کہ کیا کہ کیا
وہ ماہی چوں کہ اپنی مہینی میں سماں کیا،
بیکتائی کہ دلکشی ہے۔ (لڑکی) بخوبیں سوت لکھک

لکھک سے لیکھ دوسرے کوئی میں گے۔ — بیکتائی
لکھک سے کہ دلکش شکرے، سے تے سے تھوڑا ہے
لکھک سے قدر بڑا تھا، جو بڑھتے گا، اس کو دوڑا رکھتے
رکھتے، اسی تارے کا لکھ کے سا علی، اسی تارے کا لکھ کا
لکھ لکھ کے ہے۔ بڑے سے بڑے لکھ کے سکھتے ہے۔
لکھ کے تارے کے لیکھ کے سکھتے اس کو دوڑا بڑھتے ہو جیں، اس کو دوڑا
رکھتے، اس کو دلکش کے سے بڑھ کر دلکش کر دلکش کے کوئی
نہ، اس کو دلکش کے سے بڑھ کر دلکش کر دلکش کے کوئی
نہ، اس کو دلکش کے سے بڑھ کر دلکش کے سے بڑھ کر دلکش کے

لکھ کے طالب کیا کہ کے رہے ساتھیں، دلکش کے سے بڑھ کر دلکش
لکھ کے اسی کیا۔ — بڑا سے بڑھ کے دلکش کے کہ
اگری ناقد غریبی کیا، اسی مان بڑھ کے کو دلکش کیا، اس کے
لکھ کے سکھتے اس کے کا اور نالا، تھاں ایسا ان بڑے
وہ کہ جو اسی اور فوجو سمعتے گی جو دلکش کے کوئی

بیکتائی ہے لکھک سے لکھک سوت لکھک سے سوت لکھک
لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے

لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے
لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے
لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے
لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے
لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے

لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے
لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے
لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے
لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے
لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے لکھک سے

بیوں کوں بے نہ سے کیا، اب میں لی اخون میں بھی
کالا، سے تھے۔
جسے تریوہ ملتی، میں تھات تھے جس توہہ خدا کی دل
دے کر کوئی صورتی نہ لے سکتے۔
۱۰ سے ڈریٹ کے رہا ہوں کہاں ان فرفتھیے تھا
وہ بیکھرے سے دادا کی بیکھر کر سکتے۔ ۱۱ فوتے کی دل
سے رہی وہ صد بیکھر دل سے تھے جو دل اور بیدار بیوی کا
گنگوں پر جانے سے ایک سو ساڑھے ہی ہر من لامبا ہوا، پھر کرشت
ن نہیں، جو رائی پڑے۔ اس راس سیت یا چھٹی گلہ بیکھر
پھٹک اپس کر کیا دریافت سے الے کے پستے پر منتظر
ہوئے، یوں مرتے دعا کر، قارہ دو ڈنگ لکھ رہے تھے، ہو ڈکھری
لئے نہ لایں لکھ رہے تھے۔ اسی قی دھنک اس من
ہوتے اس نے دو درج صورتے سے۔ اسی قی دھنک اس من
ہلات تھے اس کی بیکھر نہیں رہتے تھے کہ کیا ہے کی دل پھٹک کے جل اپنی
اگر اس بھی دھنکتی جو کہ پانچ سو ساڑھی ہوئی پاشت کے جل اپنی
یقیناً گھنی خدا کی دعویٰ بھوکے میں اسی پر ہے۔
گم، ۱۲۰۰ میں رائک تبریت یا افراد بھنت قی کوئی عالم اوری نہ تھی۔
اٹ سس تیکتے تھے دسیں، دھنک دیا کو ایصال، دھنک دیا
سے جو نیوادہ بھنی اور تھیں، نہ مانو، نہ تھے جوے الے میں
سکھنے سے پہنچنے والے پیدا کریں، ایسا میں تھے میں وہی بار
تھی، قہ اس دھنک بھی کہاں یا کہاں کے؟ اُو سے جوں تھی۔

بُدا اتی، علیکش کہاں ہیں۔ — بولیا تے ہاتھ تے ہوئے کہاں
نہ کو دو جائی میکا کر پہنچے مسکے ساتھی دوسراں بیکھر دیں تاں
دریا لینے لگا۔

سے سوچتے ہو صورت میں تھیں۔ اسے دیکھنے کا ایسا انتہا بیوبھیں
کہ جب درود کرنا شروع ہوتا۔ جب میاہ استاد مدد و نعمتیں دیں
جسے قل قل قل کہ سمجھ کر میاہ کا دوہ بیان کیا ہے، لیکن
ویرہ مال لئے درستیں اسی تھی۔ وہ راستے کے باکی ہی کو روپیں دیں
جسے دھڑکن سے اسے رکے دیں، تھے اسے دوسری طرف اتنا کھینچیں
وہ سمجھی وہ سدھ رہیں، تھی۔ یہ بات اور بڑا کہہ عقلاً، اور
اس کے سے جس توشی پر ہے ہے اسے ہی تھا اسے لٹھا گئے تھے۔
لیکن سے بات ہے میاہ صدھاتے ہیں جب تھا اس کو دیکھ کر
پیشی تھی۔ یہ سچت، وہ تیرتی میں سے تھے تھی۔ کوئی سے سیں ان بھروسی
ہادیکے میوہ اور کوئی ملت، اور جنہوں گوں حدود ایسا نہ ہے (جیسے ۱۹۳۰
تھے)۔ تھوس، پیشیں، سیخیں شیخیں، اور نایک کے سامنے تھے اور ہم، مارکر
لہیک اور جی میں صدھار گئتی ہے اسی بھی بھت، جسے سچت
اکھیں تو پریتی سیخیت صدھیں یہ کہا ہے۔ — جیسا کہ یہ ایک
ہفتہ ہے۔ میاہ دھرتی کی سے میاہ۔ جب دیگر ایسا نہیں کرنے
کو گذیں ہی تھے۔ سے ہاؤں، تیڈا، آئی کہ اس کے ساتھیوں کا اس
ٹھٹھا تھا۔ میاہ کا اسے ہاؤں تھا جو اسی میں دیکھ کر کہا تھا
وہ زپھکتی ہو جائے اسے خوش بیری ہیں اسی پر میں فہadt نے
کھاتی ہے۔ میک دیگر اسی دلائل پیش کیا اور کے میاہ کا دوہ اور وہ تھا
کہ میاہ بیوہ کی کوئی تھی۔ اسی سے پہلیا ہی میاہ میں یہ کہا ہے کہ میاہ کی
کوئی دلائل نہیں ایسی دلائل پیش کر ریتھے کے بعد خوبی دوہیں جوں
وہیں پہنچے اس میں تھیں تھیں، بھاں بندھا جاؤ پڑھا تھا، بڑا۔ اسے بیک

2

بیو نہ تھے ملائیا تھا سے۔ تین آندر میں یکسی بیک، اگر کہتے تو ایک
لے۔ پہنچت نہ یا میا تھے۔ مگر محمد اپنے ان عرب میں تھے جو ہے اور
یہ تاریخ ہوا کہ اس کے بعد میں سے واقعی شیخ سے تعلق
تھے تھے۔ شیخیں خدا ہیں تھے ایسا کہتے تھے جو اسے کہاں ملتے
ہے۔ — تاؤ نہ تھے اسی طرز کے سے تھے اسے تھے۔ اسے کہاں ملتے
ہاتھ راتیجی کی بیٹتی تھی ایک عادی تھی۔ اور وہیں اونچے پانچ ہم بیٹتھے۔ اور وہیں
وہ ملتے تھے اپنی جو دوڑھ کی عنان اور کر کر ان پر بیٹتھے تھے۔ اسے کہاں ملتے
ہے اس کے برا کچھ کوئی سب وہ ہو گئی تھیں اسی قدر تو وہ اس سے کے تھے اسی
اس کا مطلب تھا کہ اسے بیشتر بخاطر تھا۔ اسے دیکھا جائیں یہ تھا کہ وہ کوئی بخشن
کا امریکا یا کوئی تھا۔ اسے ہوش کیا تھا۔ اسیں اس سے نہ رکھتا اس کا امر
اس تھا کہ تھا کی سے دھرم کا درجہ تھا۔ اسے ہوش کیا تھا۔ اس کے تھے اسے
کے دلکش تھا۔ جو شکر کو دلکش سے جو۔ سے تھے۔ اسے جو۔ سے
دھرم کو دلکش کو دلکش کا تھا۔ تھیں تھوڑے اسی جو۔ سے جو۔ سے جو۔ تھا
جو۔ سے۔ اس کے دھرم کے۔ دھرم سے۔ اس کا دل۔ اس کے دل۔ اس کے دل۔ اس کے دل۔
تمہارا کے۔ پھر جو۔ سے۔
ہوش۔ ساس۔ یا۔ اس کے۔ یا۔ اس کے۔ تھے۔ اس کے۔ جو۔ سے۔ جو۔ سے۔ جو۔ سے۔
وہ قوت یا۔ اس کے۔ اس کے۔ اس کے۔ اس کے۔ جو۔ سے۔ جو۔ سے۔ جو۔ سے۔
شران نے اس دو دوں کو سخت شرمندہ کیا تھا۔ اسی دو دوں کی سختی کے
لئے ہو ہٹ۔ بیٹھنے سے اولاد پہنچنے کو۔ بعد تھران کی آسمیں بیک ملکے۔

۱۰۷

بـ ۱۰۰ مـ ۲۰۰ تـ ۳۰۰

ای وادا حسین میں
میں ہو یو تم۔ کمال سے تر قدر سمجھی
تھیں۔۔۔ کوئی کے ہوئی یہ مسکا است ہی ای
بیوی کی بڑی دعویٰ ہوتی رہتی تھیں جنہیں بیوی سے
بیوی نے خداستے ہے کہا۔
کوئی تھوڑی دعا ازدید ہو جائے جس ملکیں کہا نہ کرو
پھر دنی ختمی آگ کی بیاناتے کسی اگ اگ جس۔۔۔
۔۔۔ جن نے سکراتے ہوئے کل اور بکھر کے
میں پہنچنے والی آنکھیں۔۔۔ بوب نے اس
کے بعد شیخ زید کو ان سے پورا دے لفڑا تے اس
بیوی کو فتح۔

کیں ہے۔ یہ تو کوئی بھائی قرآن نہ ہے۔ یہ کوئی ماسٹر یہیں
بُشیرہ سے نہ ہے، بلکہ یہیں صدف ہے۔ — قرآن نے یہ تسلیم
کیا ہے۔ صدفیت ہے۔

"یہ لست۔ اسی بارہ سوہاں" — ذہب نے کہا۔

بھائی پاکو سو بیٹھا۔ کیا نہست کی زبان اسی ہوئی ہے۔
یہ صدقہ تھا۔ احمد بی بیوی اور جیونا تم سوچوہ۔ شاہن نے اپنے
کھمڑے بخوبی ووے کیا۔ اور بیان نے اسے ہلی ڈار بولشیں
نے الہام دیں کہ فتح کی مدد سے اسی نتھا کرنے۔ سچھ بھی شے

وہی میر جوش میں آئے کے جہا تو کسے سوچ کلراوے اسے نہ
کہہ دیں جب تک محیث سے نہ کھلے جائے۔ اسی میں اسیں سوتھیتے رکارو
پڑی کہ اس سے بورڈ لیکانی نہیں پہنچتا، وہیں مانس مصلح بیوگا۔
بیوہ اسیں اک لامحلہ سے اونٹن ہاما مٹنی پیسے نہیں ہے، مٹنی بھروسی
چاہتے۔ اسی سے بولیا اٹ پیٹھے ہیں، اور ایسا ہیں، جو اسے کہاں سے
نہیں کھا دیتا ہے، پہنچنے کا صاریح اسے نہیں، اسی اسیں مٹا سیں
کہ تیک سہ پہنچنے کا علاج ہے سکتا ہے۔ — تم ان سے ہٹے کہیں ہے
کہ قرکی ہایہ اس سے کافی ہر جن مصلح اسی
بیس سی ہٹکی نہیں۔ اب باقی ساقیوں کو جو کہیں مٹے آؤ۔
یہ اس کی بیرونی مشرفتی ازکی کی ہر شرمنے ہوئے مدد اور کم اسی سی
کہ اس کے سرخ اعیانی صفائی سے مٹے ہیں، تک ان کی کاروں
کو خود سال سے سرخ بھری اور مٹد اور سیپیں گیلیں کے پیروں
امکشناں لکھا دیتے۔ اسی طرح اس سے ہدیتیں مٹیں۔ بیوہوں اور
بیویوں ایکشناں لکھتی ہیے۔
یہ ماڈا سہ تکھاؤ اور تکاٹف سہ جان بیکیں رہیں گے اس سے مٹیں
بہت کچھ مٹکیں کمیں سب کو کھروں گوئیں گے۔ یہ کافی ہے مٹیں ہیں تھیں
کہ دوس سے کوئی بیداری کرنے سے ملکر جگ گئے رہتے ہیں۔ — تا
کہ اور بیکیں سرخ ایک صرف رکھ کر دہا کوئی صرف سوتھیہ ہو گی۔ وہ
ہستہ ہستہ کا سنتھیں مٹھوپتھی۔ — تم ان سے اس کے
اور اپنے اٹھیا اور بھی اس سے مٹکر کر جسے الیناں سے نہ
کہے گا تو کے دو ڈول نہیں اور سوچتے اور سوچتے کلکھا اسی مٹھے

پس نے من سے تکونہ والے ان افراد کے آنکھ کے حیر سے
بندی پیدا ہوئے اس کی دنیا نصیر سن۔ وہ میں دل بخوبی ہوئے
جسے میں دھرم آتا ہوا رہا تھا۔ شریان کے رہے پر جوں جوہ دل کا دھرم
تھا، اُن کا ساری کی بڑی لذت بڑی رہا۔ اُن سے اُن سے مدد حاصل
کیا تھا۔ اُن سے اُن کو اگر وہی قبیلہ ہے۔ جسے تکونہ دل کے
لئے بُل کر شیخات کی اس عزیزاً لشکر اُن کے اتحاد کے دل دل
کر دیتا ہے۔ ہلاکتیں بُل کر اکوں اکوں اُن کے دل دل کے دل دل
کر دیتا ہے۔

دُل دل کے دل میں ہو۔ دل سے جو اور دل رہا۔ دل سے جو دل
کر دیتا ہے۔ دل دل کے دل میں ہو۔ دل سے جو دل رہا۔ دل سے
احمدیت کے دل۔ — اللہ نے احمدیت کے دل دل سے پیدا کیا۔
دل سے اُنکی جوہر اُن کے میں دل میں ہو۔ صراحتے دل دل سے پیدا کیا۔
میت کی بہت سلیمانیہ کا۔ سدر بن حرن اُنچا اُس کے ملنے سے
لارج جعل کیا۔ کھڑی کا سرے میڈا مٹا۔

کنیت کیں سے سے بلات دو رہا۔ دل دل کے دل سے
نیکوں دل دل ہوئی۔ — اُن کے دل میں کچھ تھیں مہاویں
کے دل کے دل سے سے دل سے دل دل دل دل دل دل دل دل
کے دل۔ کچھ دل دل کے دل سے سے دل سے سے میں نیکوں دل دل
کے دل۔

بت دل دل۔ — اُن کے دل سے سے کہ۔
بت دل دل۔ بت دل دل۔ — اُن کے دل سے سے کہ۔
بت دل دل۔ — اُن کے دل سے سے کہ۔
بت دل دل۔ — اُن کے دل سے سے کہ۔

احمدیت کی ستریں
۱۱۔ ۸۔ ستریں
لارج جعل کرو جو

احسن داکٹر سیدی
۱۱-۸ سکھر
بلانگ کوئٹہ

11-15 L-3

卷之三

لش خلے بیٹک دل میں جانت جاہست
نہ صد کے تو سادہ کوہ میں بہر کیں جانے کا حکایت۔ اسی کی ساری
بندیں بیٹھتیں، جو ودیکیوں بڑے نی تھیں کہ دل کسی گھنی میں
بیٹھتے ہیں۔ مادب اپ کیا سون دستیں ۔۔۔ من
کے سکرتے ہوئے گورن سے ملاب سمجھ رہی ہے۔
میں جو بچ ہے اس کے لیے بارگاں سے دیا گا مذکور تھے۔ تو
معبدیہ بھن کے انہیں بیٹک قبر ہی اتر پا ہوتا۔۔۔ نور
نے مزما نے ہر سے کہا
جس میں گرام کا نہ ہوں بات میں سے نہیں تکال کئے تو دری
نکرو۔۔۔ جو با نے بخنسے سے پہنچا رہے ہوئے کہا، فاہر ہے وہ
قبر کے ساتھ کاملا کیے سعادت کر سکتی تھیں۔

بے دل بے سی جی کہ کیدھی شکر ہوں۔ اُت کے ان فنا فتنے
کا ختم کرنے کے لئے کہا۔ میرا نے اپنے سانچے کا سارا
خاتمہ کیا۔ اسی کا سارا سارا میرا کی کامیابی کا خاتمہ ہوا۔
میرا نے اپنے سارے کامیابی کے لئے اپنے سارے
خاتمے کیے۔ اسی کی کامیابی کا خاتمہ میرا کی کامیابی کے
لئے اپنے سارے خاتمے کیے۔ اسی کی کامیابی کا خاتمہ میرا کی
کامیابی کے لئے اپنے سارے خاتمے کیے۔ اسی کی کامیابی کے
لئے اپنے سارے خاتمے کیے۔ اسی کی کامیابی کے لئے اپنے سارے خاتمے کیے۔

وہ نہ... دشمن اُلیٰ۔ ایک شوکا ہم فخر سے کھا اخوند اجنبی میں
بوجی بھی اور اس کے ساتھی فی امریکا بھی ہو گیا۔
”پُریاک، ہمیں ہبھی اب تو بنا، اللہ تعالیٰ شناسی ہی پیدا ہو گئے ہیں۔“
ولن نے مزینا تے ہوئے کہا۔

”پاس تباری طرح لفڑیوں نہیں بنتے۔ بھی اپنی وال کے لئے پونخہ
بھی نہیں آتا۔“ ولن نے مزینا تے ہوئے ہبھی دیا۔
”کچھ لفڑیوں آتا۔“ بھی تو تو بھی کا اور جس سے زیادہ کچھ۔ صرف نہ
اڑتا ہے۔ باقی اور حاصل تدریث ہی کے بعد لفڑیوں تک پہنچا۔
قرآن نے کہا اور بال نمبر ان کے بھی اختیار فہرتوں سے کوئی اتنی

نختم شد

احسن لائہ۔ ویسری
B-B میکٹر 11-B
نارالہ کراچی